

هفت روزہ

8  
26

# خُلا مِلِّ الدِّینِ

میاں دگل  
شیخ نقیہ حضرت مولانا علی  
شیرازوالہ دروازہ لائو

۲۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء

یک افراط و تفریط اجتناب خُلا مِلِّ الدِّینِ لاھور

شماره ۲۵

# احادیث رسول ﷺ

رَعَىٰ أَبِي مُوسَىٰ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ  
قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بَارِئًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ  
جَلَّ لَا يَتَّيَمُ وَلَا يَتَبَخَّرُ لَأَنَّهُ يَتَّيَمُ  
يُخَفِّضُ الْقَفْظَ وَيَتَبَخَّرُ يُرْفَعُ الْبَيْعُ  
عَلَى الْأَيْلِ بِالْفَقَارِ يَا لَيْلِ-

(درود احمد و مسلم دان ماجہ)

ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ  
ترجمہ: ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر چار بائیں بیان  
فرمایا۔ (۱) خدا سے عقل سوتا نہیں اور نہ  
اس کے شانایاں شان ہے۔ میزان عدل کو  
اٹھاتا ہے اور دوچار کرتا ہے۔ رات کے  
لامر دن میں اور دن کے لامر رات میں اس  
کی طرف اٹھاتے جاتے ہیں۔

ترجمہ: میزان عدل دنیا میں خلق کی  
نعمتیں (یعنی روزی اور آخرت میں ان کے  
اعمال کی مقدار کے لئے معیار کی جہتی ہے۔  
اجل و رزق کی قلت و کثرت دونوں جہان  
میں اس کے قبضہ قدرت میں ہے کسی کے  
لئے مل زیادہ ہوں گے اور کسی کے کم  
کسی کو روزی فراخ ملتی ہے اور کسی کو  
کم۔ مگر اس حقیقت کے باوجود ہر شخص  
کو حکم دونوں جہان موجود ہے غریب یا ستمی  
کے صفت ہو اور قدرت دینے کی  
قدر ہے۔

رفع احوال: یہ اس نظم کا ایک شعر  
ہے جس پر ابوبہر عالم کی بنیاد قائم کی گئی  
ہے۔ خدا کے مصمم نرٹے معزز ہیں سرور  
کی غافروں میں ان کی ڈیوٹی بدل جاتی ہے  
اور اس دین میں جو اچھے برے کام مخلوق  
کرتے ہے وہ ان کے ساتھ جاتے ہیں۔

عالم عین کے گوشہ گوشہ میں نظم موجود ہے  
دنیا اس کے عین اسرار دریافت کرنے کے  
درپے ہے۔ اس کے افکار یا افعال کے  
درپے نہیں، پھر کوئی وجہ نہیں کہ اگر عالم  
مجبور کر کے نقص آپ کے سامنے  
ڈھونڈ ہو تو آپ اس کے افکار یا اس  
سے آگے بڑھ کر استہزاء کے لئے  
آمادہ ہوں۔

وَعَنْهُ رَحِمَ اللَّهُ تَعَالَى عَفْوَ مِنْ كَرِيْمِي

ابن عمر) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَتَّيَمُ وَلَا يَتَبَخَّرُ لَأَنَّهُ  
يَتَّيَمُ يَخَفِّضُ الْقَفْظَ وَيَتَبَخَّرُ يُرْفَعُ الْبَيْعُ  
عَلَى الْأَيْلِ بِالْفَقَارِ يَا لَيْلِ-  
الْعَفْوُ الْكَافِي-  
ابو موسیٰ اشعری: درود احمد و مسلم دان ماجہ

ترجمہ: یہ یوں فرماتے ہیں کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ باری تعالیٰ  
ذموتا ہے اور نہ سوتا اس کی شان کے  
مناسب ہے۔ میزان عدل کو پست کرتا ہے  
اور بلند کرتا ہے اس کے اور خلق کے  
درمیان خود اس کا نذر اس کا حجاب ہے  
اگر وہ حجاب اٹھا دے تو اس کی ذات  
کے اظہار جہاں تک نظر جائے سب کو  
پھینک ڈالیں۔ اس کی تائید میں ابو عبیدہ  
نے یہ آیت پڑھی فليسا جاعا  
جب موسیٰ آگ کے نزدیک پہنچے تو آواز  
آئی آگ میں جو جاتی ہے وہ مبارک اور جو  
مستجاب اس کے اور گرد ہیں وہ مبارک اور  
پاک ہے۔ اللہ کی ذات جو سب جہان کا  
پروردگار ہے اس حدیث کو احمد مسلم اور  
ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

یہاں اصل روایت میں نار کا لفظ ہے  
اور صحیح مسلم میں اس کی بجائے نور کا لفظ  
ہے۔ پھر حقیقت کے لحاظ سے یہاں نور  
نار میں چنداں فرق نہیں ہے۔ اس لیے ہم  
نے اس کا عام ترجمہ نور کی دیا ہے  
ابو عبیدہ نے لفظ نار ہی کی نسبت سے  
قرآن شریف کی آیت طاوت فرمائی ہے  
یعنی جب حضرت موسیٰ کو صورت نار میں  
تجلی ہوئی تو معلوم ہوا کہ ذات پاک کا  
حجاب نار تھا جس کے پس پردہ اس  
کی تجلی ہو رہی تھی۔ اس باریک نار اور  
بارکت ماحول سے کسی نا فہم کو یہ دکھا  
نہ ملے کہ۔ عباد اللہ، خدا کی ذات پاک  
کیں حقیقتہً آگ میں جل رہی تو آپ صلی  
اس کے فریاد کہ وہ خود اس آگ میں  
سارے جہان کا پالنے والا ہے وہ جسم  
وجہت۔ حادث وصول کے آثار سے  
پاک و برتر ہے۔ حدیث کا خلاصہ

یہ ہے کہ خلق کا حجاب مخلوق کی طرح باہر  
سے نہیں یہاں خود اس کے غفلت و جہلان  
کے انوار ہی اس کا حجاب ہیں۔ جس طرح  
کہ خود آفتاب کی کرنیں اور حسین کا حسن بھی  
کبھی اس کے دیدار کے لیے حجاب بن جاتا  
ہے، اسی طرح یہاں خود اس کی غفلت  
و جہلان کے انوار ہی اس کا حجاب بن  
رہے ہیں۔ عقل انسان نے بارہا شرعی  
کی اور چلا کہ بے حجاب تقاریر کریں مگر  
ہمیشہ خیرہ و تہیہ ناکام واپس آئیں۔ اب  
اس عالم میں بے حجاب دیدار کی صورت  
مرث یہ ہے کہ وہ خود اس حجاب کو  
اٹھا دے تو اس پر اس کی کوتاہی دہشت ہے  
مگر ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ اس  
کی تاب لا سکیں۔ ارباب عقل کا حصہ  
یہاں حسن اعتقاد غفلت ہے اور ارباب  
کثرت کا ذوق و دھیان سے انکسار و

## نعت

نگاہوں میں ہیں تاجدارِ مدینہ

وہ شہک حسین وہ مبارک مدینہ

لبوں پر ہے قصاں جو نام محمدؐ

تزلزل میں ہے شوق دیدارِ مدینہ

تجلی کا مسکن، دیارِ محمدؐ

ہے شہک جہاں بگڑا مدینہ

چشمیں غلطیں کنسرو بل کی باری

جب آنے شہرِ ذی وقارِ مدینہ

ہے ذوقِ طلب تر بل میں گے تجھ کو

زنگہر ادل ہے قسارِ مدینہ

ہوا کسی پہ بھی اک نگاہِ نوازش

پڑا ہے سرِ بگڑا مدینہ

از نیاز اکھنڈ آسی کا پیوی

## خدام الدین

لاہور

فون نمبر ————— ۶۷۵۴۵

جلد	۲۶ جلدی لاؤں ۳۸۲	۲۶ جلدی لاؤں ۳۸۲
۲۶	۲۶	۲۶
۲۶	۲۶	۲۶

پاکستان و ہندوستان میں

سالانہ ————— روپے ۱۱

ششماہی ————— روپے ۶

سہ ماہی ————— روپے ۳

فی پرچہ ————— روپے ۲۵

• مسعودی عرب • صحیفہ

• ایران • افریقہ • ملائیا

• ہافنگ ٹانگ • انگلینڈ

• کھیلے

• سالانہ چندہ

عام ڈاک سے

۱۸۶۸۷ روپے

ہوائی ڈاک سے

۱۸۶۸۷ روپے

• (مزید دیکھئے)

عام ڈاک سے

۲۴ روپے

ہوائی ڈاک سے

۲۴ روپے

۲۴ روپے

نوٹس

استثماراتی کی ذمہ داری

مشترک پر ہوگی۔

## اسلام کی پکار

پاکستان کے قیام کا واحد مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے لئے ایک ایسا الگ ملک جہیں میں قرآن و سنت کے مطابق دستور کا نفاذ عمل میں لایا جاسکے۔ اور حصول پاکستان کی تحریک کے دوران قائدین قوم نے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ پاکستان میں قرآن و سنت کے مطابق آئین نافذ کیا جائے گا۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد اسلام کے نام پر حاصل دستور کا لغو تو لگایا جاتا رہا لیکن اسلامی دستور کے نفاذ کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ ایک حصہ گورنر جانشین کے بعد اگر قانون کا نفاذ ہوا بھی تو وہ اس قابل نہیں تھا کہ اسے اسلامی دستور کے نام سے موسوم کیا جاسکے۔

اس دستور کے معرض وجود میں آنے کے کچھ عرصہ بعد حالات نے پٹیا کھایا اور ملک مارشل لا کی تحریک میں چلا گیا۔ جہیں اس سے سرکار نہیں کر دقت مارشل لا کا منتفی تھا یا نہیں۔ اور اگر مارشل لا کا نفاذ نہ ہوتا تو قوم کو کئی حالات سے دوچار ہونا پڑتا یا ملک کی قسمت کا کیا شہر ہوتا؟ اور نہ ہی اس کے نتائج و اثرات اور حسد و تہمت کو نہ مقصود ہے۔ مقصد صرف اس امر کی یاد دہانی ہے کہ قائد مارشل لا نے بھی دہشت گردانہ الفاظ میں یہ اعلان فرمایا کہ پاکستان میں پاکستان کے بنیادی نظریات کو ہی عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد بھی متعدد مرتبہ انہوں نے اعلان فرمایا کہ پاکستان میں صرف اسلامی دستور کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ اور عوام کی خواہشات کے برخلاف کوئی دوسرا قانون ان کے

سرموں پر نہیں چھپا جائے گا۔ دوسری طرف پاکستانی باشندے بھی کسی غیر اسلامی دستور کے سر جھکانے کے لئے تیار ہیں اور ان کی افتاد طبع ہی اس سلسلے میں کسی خلافت اسلام روشن کی مطابقت گوارا کر سکتی ہے۔ لیکن ارباب اقتدار کے بند بانگ دعویٰ اور وعدوں اور عوام کے جذبات و احساسات کے باوجود اہل پاکستان آج تک اس صبح کے طلوع ہونے کے لئے تالی سے منتظر ہیں جو دستور اسلامی کے نفاذ کی روح پرور شیر لائے جو ہم ترس رہے ہیں کہ دستور اسلامی کا آفتاب مطلق پاکستان پر چلے گا اور لوگ اس سے فیضیاب ہوں گے۔ تعالیٰ یہ آرزو پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ کیونکہ اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس ملک میں شراب نوشی، زنا، ہمارا شراب وغیرہ کی قانوناً چھٹی مل سکتی ہے۔ اور جہاں یہ فحش و منکرات پھل پھول رہے ہوں۔

بے حیائی بڑھ رہی ہے۔ عریانی شباب پر ہو اور لوگ دھڑ دھڑ اسلام سے طبعی محبت کے باوجود اس سیلاب میں بے چلے جا رہے ہوں کیونکہ امید ہو سکتی ہے کہ اسلام کی آواز پر بھی کوئی کان دھرے گا۔

وقت کا تقاضا تو یہ تھا کہ حاملین اسلام غرضیت اور تنہا دہی کے ساتھ محض خدا کی خوشنودی کی خاطر میدان عمل میں لکل کر معاشرہ کی اصلاح کرتے اور باطل کے دھاروں کا تڑپل کر دیتے۔ لیکن کے دہرہ اسلامی زندگی کا نورد پیش کرتے۔ قال اللہ اور قابل الرسول کی صداؤں سے درو دیار گونج اٹھے اور دین حق کا بول بالا ہوتا۔ لیکن حقیقت صحت ہے کہ وہ لوگ جو نرم خویش حاملین شرع تھے کھاتے ہیں وہی آپس کے جھگڑوں میں الجھ کر باطل کو کھل کھینے کا موقع دے رہے ہیں۔ دین خداوندی انہیں بر خود غلط فائدوں کے باعث اٹھ کر روٹا رہا رہا ہے۔ اللہ کا دین دہائی دے رہا ہے۔ پکار رہا ہے کہ مصطفیٰ کے نام پر معاشرہ کو میدان میں آئیں اور قرآن و سنت کا پھر پھر انہیں میں ہیں جہاں پیٹ کے بندوں کے ہیں سے لڑو کوئی سوکار نہیں کہ وہ زندہ رہتا یا نہ رہتا (آئی صلا)

## حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی

کے آمل

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ تعالیٰ دارالعلوم دہلیہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ اجلاس میں غزنی سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو کراچی کے دن بذریعہ ٹرین لاہور تشریف لارہے ہیں۔ آپ کی گاڑی پرنے ۱۷ بجے دوپہر لاہور ریلوے اسٹیشن پہنچے گی۔ احباب مطلع رہیں۔

آپ کا قیام کاشا شتر تاجی ۱۵۴ ملتان روڈ پر ہوگا۔

ٹیلیفون نمبر ۶۵۸۷۹

نوٹ: کاشا شتر تاجی ملتان روڈ پر چھبیس سٹاپ کے بالکل سامنے پتہ قدم پر واقع ہے۔ اسی کوٹھی کے چھبیس طرف طیب صاحب میں مرض ۳۰ اور ۳۱ اکتوبر کو بعد از نماز عصر حضرت قاری صاحب مدظلہ العالی صاحب پاکستان حضرت مولانا قاسمی احسان احمد شجاع آبادی نقاد بر فرائض کے۔ صدارت حضرت مولانا علی نقاد مدظلہ فرائض کے۔

(عاجی محمد شفیع صاحب)

کاشا شتر تاجی، ۱۵۴، ملتان روڈ — لاہور





خطبہ یوم الجمعہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء

اتحاد اسلامی

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

يَسْمَعُ اللَّهُ السَّخَرِينَ الرَّحِيمَ ۝  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى ۝ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِ الَّذِينَ اصْطَفَى ۝  
يَوْمَ تَكُونُ الْكُتُبُ مُجْذَبَةً وَآتَىٰ وَتُفَوِّقُ فَا مَا  
الَّذِينَ اسْتَدْرَكْتُ وَتُجْزَىٰ ۝ وَتُفَوِّقُ قَاتِ الْكُفْرَ تُمْ بَعْدَ  
إِنَّمَا تَكُونُ قَدْ رَفَعُوا الْعَدَابَ ۝ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: جس دن بعضے منہ سفید  
اور بعضے سیاہ ہوں گے سورہ  
جن کے منہ سیاہ ہوں گے ان  
سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لاؤ  
کافر ہو گئے تھے۔ اب اس کفر  
کے بدلے میں عذاب چکھو۔

یہ امر معجزہ ہے کہ انسانی اعمال صالحہ نہیں ہوتے۔ ان کی حیثیت دوامی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا شمار ہوتا ہے۔ قیامت کے روز اعمال کا اظہار لوگوں کے چہروں سے ہوگا جن لوگوں نے نیک عمل کی زندگی بسر کی ہوگی ان کے چہرے کامیابی کی خوشحالی کے باعث اُس دن چمک اٹھیں گے۔ ایمان و تقویٰ کا نور ان کے چہروں پر چمکنا ہوگا اور عزت و وقار کے ساتھ وہ شادان و فرحان نظر آئیں گے۔ اس کے برعکس جو لوگ دنیا میں عمر بھر گناہوں میں مبتلا رہے، سیاه کاری اور بدکاری میں آگے آگے رہے، حسرت و غمناکی کی دیر سے ان کے چہرے کا لے پڑ جائیں گے کفر و فساد اور فسق و فجور کی سیاسی ان کے چہروں پر مسلط ہوگی اور حسرت و نامرادی کی تباہ حالی ان کے لئے مقدر ہوگی۔ گویا قیامت کے دن ہر شخص کا چہرہ ان کے باطن کا کامل آئینہ دار ہوگا۔

اس دن کجا جائے گا؟ تم نے ایمان کے بعد پھر انکار صحیح کی راہ اختیار کر لی تھی تو یہی کچھ تمہاری شاندار مثال تھی۔ اب اس کی پاداش میں عذاب کا رزہ چلکے ہو۔  
یاد رکھو! ہر مرتد، منافق اور کافر سے اللہ رب العزت یہ سوال کریں گے: کیا ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے؟ جواب دو! تم نے ایمان کے بعد کفر کیوں اختیار

کیا؟ ان لوگوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا۔ سر شرم ونداست سے جھک جاسیں گے۔ صورت سے ذلت و رسوائی ٹپک رہی ہوگی۔ دوزخ کا گرکھا منہ پھاڑے ان کا منتظر ہوگا۔ وہ اپنے کفر کے بدلے عذاب میں مبتلا ہوں گے اور دوزخ میں داخل ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ پڑے مڑتے رہیں گے۔

شیخ الاسلام پاکستان حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ آیت میں رقم فرمایا ہے کہ:

یہ الفاظ مرتضیٰ منافقین، اہل کتاب  
عام کفار یا مبتدعین و فاسق و فاجر سب کو  
کہے جا سکتے ہیں۔ مرتد تو اسی کو کہتے ہیں  
جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو جائے منافق  
زبان سے اقرار کرنے کے بعد دل سے کافر  
رہتا ہے۔ اہل کتاب اپنے نبیوں اور کتابوں  
پر ایمان لانے کے معنی ہیں جس کا مطلب  
صاف یہ ہے کہ ان کی بشارتوں کو جہنمی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دی گئی  
تھیں تسلیم کریں اور ان کی ہدایات کے  
موافق حضور پر ایمان لائیں۔ مگر وہ انکار  
میں سب سے بڑے گمراہ رہتے ہیں۔ گویا اپنے  
نبی اور کتاب پر ایمان لانے کے بعد کافر  
ہو رہے ہیں۔ مبتدعین کا دغلی زبان سے  
نہ ہوتا ہے۔ مگر مرتدوں و فسق و فسق کے متبع

ہیں اور نبی کریم پر ایمان لایکے ہیں۔ مگر اس کے بعد بہت سی بے اصل اور باطل چیزیں دین میں شامل کر کے یا بعض ضروریات دین کو انکار کر کے اصل دین سے نفی جاتے ہیں۔ اس طرح وہ بھی ایک دہریہ ہیں۔ اکفترہ بعد ایمانکے کے مخاطب ہوئے۔ رہے فسق جن کا عقیدہ صحیح ہو مگر ان سے یہ خطاب ہوتا تو یہ مطلب ہوگا کہ ایمان لانے کے بعد کافروں میں سے ہیں کیوں کہ گریا کفر سے مراد یہ کہ مراد ہوگا اگر اسی عام کفار کے حق میں یہ خطاب مانا جائے تو یہ حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب کو دین

فطرت پر پیدا کیا۔ اُس فطرت الہامی کو ضائع کر کے کافر کیس بنے؛ باقی سیاق آیت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کفر کے لغوی معنی یعنی اختلاف و تقریق مذہب مراد ہے واللہ اعلم۔

حاصل

اختلاف و تفریق مذکور دو اصل کفرِ نعلی  
کا دوسرا نام ہے اور یہ دو رخ میں سے جتنے  
کا سبب بنے گی اللہمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

محترم حضرات !

آیات قرآنیہ اور تعلیمات اسلامیہ سے جب  
یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ تفریق  
میں مسلمان کا جرم لیتنا ہنرمیں سے جلنے کا  
تراس سے قطعی طور پر احتساب کرنا  
چاہیے۔ اور کشش کرنا چاہئے کہ مسلمانوں  
میں اسلامی بنیادوں پر اتحاد پیدا ہو۔ اسلام  
تمام عالم اسلام میں جڑو مشعر ہے۔ اللہ  
جل شانہ کا فرمان اور سنت خیر الانام علیہ  
السلام روئے زمیں پر پڑنے والے تمام  
مسلمانوں کے لئے واجب التعمیم و قابل  
احترام اور دل و جان سے قیمتی اتباع ہے  
پھر کیا وجہ ہے کہ اس فکری وحدت اور  
فکری مرکزیت کے باوجود ہم میں اتحاد نہیں  
ہوتا اور اتفاق کی نعمت سے ہم محروم ہیں۔  
جہاں تک سرحد کا تعلق ہے ہم یہ نہیں  
سربراہان مملکت بھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ سرحد  
میں اتحاد ہونا چاہئے اور ہم خود حکومتی صاحب  
وزیر اعظم ملایا جب کے پاکستان شریف  
لے گئے ہیں وہ اپنی نیک دلی اور اسلامی محبت  
کے تحت اسلامی دولت مشترکہ کی رٹ لگا  
رہے ہیں۔ اس سے قبل چند سال پہلے  
وہ اسی قسم کے خیالات کا اظہار برطانوی  
دولت مشترکہ کے موقع پر کر چکے ہیں۔ مسلمان ملک  
کا آئین میں اتحاد ہو یہ صلا بالخیر و صلا  
نہایت بھونکی نظر آتی ہے۔

وہ صاف ظاہر ہے کہ اسلام نے  
 یہیں جو تصور دیا تھا ہم اس سے انشا  
 جو کچے ہیں۔ نگری وحدت اور مرکزیت اگر  
 قائم رہ سکتی تھی تو صرف اس صورت  
 میں کہ ہم قرآن کے بتائے ہوئے راستے  
 کے مطابق اقتدار اعلیٰ اور قوت حاکمیت  
 خدا کے لئے ماننے، سرسبزیاں کرتے تو  
 اس کے آگے پیش قدمی جھکا کر کہنے کے  
 آستانہ غفلت پر۔ دل و دماغ میں خوف  
 فقط اسی کا سماں۔ امید صرف اسی سے  
 وابستہ کی جائیں۔ حاکم و بادشاہ شاہنشاہ  
 و واضیع قانون، شارع و قانون ساز اسی



## چار روزہ زندگی

### زندگی کی حقیقت

قیامت کے دن اس چار روزہ زندگی کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی جس دنیا میں انسان پیدا ہوا تھا۔ بچہ سے جوان ہوا تھا جوانی سے بڑھاپے کی عمر کو پہنچا تھا۔ دنیا میں اپنی زندگی کے چالیس، پچاس ساٹھ برس، یا کم و بیش دنیا میں گزارے تھے وہ اس دن بالکل تھوڑے معلوم ہوں گے۔

کاش انسان دنیا میں رہ کر اس حقیقت پر چشم بینا رکھتا۔ اور زندگی کے ازل و املت قال اللہ وقال الرسول کے احکامات کے مطابق بسر کر کے رضائے مہربان پاک اور ہر دوسرا کی سزائی حاصل کر لیتا۔

(۱) یَعْمَلُونَ لَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا يُخَيِّرُونَ وَيَجْزُونَ وَكَفَلْتُمْ أَنْ تَبْشُرُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ

(یہ اس آیت ۵۲)

ترجمہ: جس دن تمہیں پکارے گا پھر اس کی قبولیت کرتے ہوئے چلے آؤ گے۔ اور خیال کرو گے کہ بہت ہی کم ٹھیکے تھے۔

یعنی اب شامی کرتے ہو تب جانو گے کہ دنیا میں کچھ مدت نہ رہے تھے۔ پچاس سو برس ان ہزاروں برسوں کے سامنے کیا معلوم ہوں۔ (موضح القرآن)

جس دن وہ بلائے گا اس کی مدد کرتے ہوئے آؤ گے۔ پھر خیال کرو گے دنیا میں زیادہ وقت نہیں رہے تھے۔

(صرف شیخ الغفر ابراہیم علیہ السلام)

(۲) يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كَثْرَتُ ثَمَرِكَ وَظَنُّكَ الْخَيْرَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ حِصَّةٌ مِمَّا كَسَبْتُمْ وَكَانَ عِلْمُكَ إِذْ أَنْزَلْنَاهُ مِنْ لَدُنْكَ لَا يَكُونُ لَكَ أَجْرٌ إِنْ كُنْتَ عَلِيمًا

(یہ آیت ۱۰۲-۱۰۱)

ترجمہ: جس دن مر رہو پھر نہ جانے گا تم اس دن مجھوں کو کتنی انگوٹوں والے کیے جمع کریں گے۔ پچکے پچکے آپس میں کہتے ہو گے کہ تم موت دس ہی دن ٹھیکے ہو بہم خوب جان لیں گے جو کچھ وہ ہیں گے

جب ان میں سے بڑا سمجھ دار کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن ٹھیکے ہو۔

عاشیر حضرت مولانا عثمانیؒ

(۱) یعنی عشرین لاتے جانے کے وقت اندے ہوں گے۔ یا شاید لیون ہی انھیں نیلی ہوں بدنامی کے واسطے۔ بہر حال اگر پیلے معنی لئے جائیں تو ایک خاص وقت کا ذکر ہے۔ پھر انھیں کھول دی جائیں گی۔ تاکہ دوزخ وغیرہ کو دیکھ سکیں۔

وَكَلَّمَ الْجَبْرِوتُ الْاِنْسَانِ

آیت (الکاف ۱۷)

استمع بیہم وابصرو لیس تم کا کوئی نہ تھا

(مریم ۲)

(۲) یعنی آخرت کا طہول اور وہاں کے ہولناک احوال کی شدت کو دیکھ کر دنیا میں یا قبر میں رہنا ان کا فطر آئے گا کہ گویا جنتہ عشرہ سے زیادہ نہیں رہے۔ بڑی جلدی دنیا ختم ہو گئی۔

یہاں کے مزے اور لمبی چوڑی امیدیں سب بھول جائیں گے۔ یہودہ عمر ضائع کرنے پر ندامت ہوگی۔ یا شاید مغفرت کے طور پر ایسا کہیں گے۔ یعنی دنیا میں بہت ہی کم ٹھیکہ ہوا۔ موقع نہ ملا کہ آخرت کے لئے کچھ سامان کرتا۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا:

وَتَبَيَّنَ لَكُمْ تَقْوِمَاتُ السَّاعَةِ فَيُفْتَنُ

الْجَبْرِوتُ مَا كَيْفَ تَوَلَّوْا سَاعَةً إِلَىٰ تَوَلَّوْا

(روم ۷۶)

(۳) یعنی چکے کتنا بڑے اس میں پھنساؤ وہ آپس میں جو سرگوشیاں کریں گے بہم خوب جانتے ہیں۔

(۴) یعنی ان میں جو زیادہ عقلمند صاحب الرائے اور ہوشیار ہوگا وہ کہے گا کہ یہاں دس دن بھی کہاں؟ صرف ایک ہی دن سمجھو۔ اس کو زیادہ عقلمند اور چھی راہ روشن والا اس سے فرمایا ہے کہ دنیا کے نڈال و افتاد اور آخرت کی بقا و دوام اور شدت ہول کو اس نے دوسروں سے زیادہ سمجھا۔

(۵) فَاَصْبَحَ دُكْنًا صَبْرًا وَفُتُوهُ الْعَزْمُ

الرَّسُلُ وَلَا تَسْتَعْجِلْ الْقَوْلَ سَكَتًا قَدِيمًا يَوْمَ يَكُونُ مَا يُوْعَدُونَ كَأَنَّهُمْ لَبِثُوا أَكْثَرَ سَاعَةٍ مِمَّنْ دَخَلُوا فِي رَحْمَتِكَ أَفَكَارًا أَتُكْرَمُونَ الْقَصَصَاتُ (الاحقاف آیت ۳۵)

ترجمہ: پھر میرا کہیں کہ علی بہت رسولوں نے کیا ہے اور ان کے لئے جلدی نہ کر گیا کہ وہ جس دن عذاب دیکھیں گے تو انہیں ایسا معلوم ہوگا کہ دن میں سے ایک گڑی پھر رہے تھے۔ آیت کا پیغام پہنچا دینا تھا سو کیا ان فرماں لوگوں کے سوا اور کوئی بلاک ہوگا۔

### لہذا

جو شخص اپنی زندگی احکام اللہ و احکم الرسول کے مطابق بسر نہ کرے گا اور نافرمانی پر کمر بستہ رہے گا وہ ہلاک و برباد ہوگا۔ جس وقت قیامت کے دن ضابط میں ہوگا اس وقت دنیا کے عیش و آرام کے دن سب بھول جائیں گے۔ اور دنیا میں دنیا نہایت تھوڑا معلوم ہوگا۔ کاش اتنی سمجھ سے کام دنیا میں لیتا۔ اور چار روزہ زندگی میں وہ کام کرنا جو آخرت میں کام آئے۔ اب بصیرت حاصل کرنا سزا حسرت کے اور بھی نہیں۔

(۴) دوزخی دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی تمنا کریں گے۔

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنَّا عِندَكَ قَانَتُ ظُلُمَاتٍ (المرحومین آیت ۱۰)

ترجمہ: اے رب ہمارے ہیں اس سے نکال دے۔ اگر پھر یہی تو ہے شک ظالم ہیں۔

انہیں جواب ملے گا

قَالَ اخْسِئُوا فِيهَا وَلَا تُخَفِّتُوا (المرحومین آیت ۱۱)

ترجمہ: فرماتے گا اس میں پھنکارے چپے رہو اور مجھ سے نہ بلو۔

### انکے جرم وادھائی

دنیا میں جب تم قے تو تم حق پرست و نیکار جماعت کی ہنسی اڑاتے تھے اور میری یاد تم نے بھلا دی تھی۔

اِنَّكَ كَانَتْ قَوْلِي قَوْلًا مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا اَمَّا فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا حَقًّا وَانْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ وَفَا تَسْتَعِذُّ مِنْهُمْ وَتَسْتَغِيثُ مِنْهُمْ حَتَّىٰ اَشْكُوكَمْ كَرِيحٍ وَكَسْفٍ وَهَمَّ فَتَقَارُونَ (المرحومین آیت ۱۰-۱۱)

ترجمہ: میرے نبیوں میں ایک گروہ

## قیامت کے بارے میں فضول سوال

قیامت کا آنا یقینی ہے۔ مگر عقل کے کورسے اس دن کے لئے تیاری کچھ نہیں کرتے اور دور الزکاء سوال کرتے ہیں:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا  
(الفرط آیت ۲۲)

ترجمہ: آپ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہوگا؟  
بھلا اس کا وقت بتلانے سے کیا تعلیٰ؟  
وقت کا قیتم تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور کوئی نہیں جانتا۔

فَيَسْأَلُكَ مِنْ دَوْلَاهَا إِلَى رَبِّكَ مُنْهَلَا  
(الفرط آیت ۲۴)

ترجمہ: آپ کو اس کے ذکر سے کیا واسطہ اس کے علم کی انتہا آپ کے رب کی طرف ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام موت لوگوں کو متنبہ کرنا تھا تاکہ وہ دن کی قیامت کے دن کے لئے تیاری کریں۔ اور غفلت کے پردوں کو جاک کر ثواب۔

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ مَنِ تَحْشُرُهُمْ  
(الفرط آیت ۲۵)

ترجمہ: بے شک آپ تو اس کو ڈولنے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہے۔

غافل اب کہتے ہیں کہ قیامت کا وقت جلدی معلوم ہو جائے گا۔ مگر جب یہ گھڑی سر پر آگھڑی ہوگی تو بعد حیرت و یاس کہیں گے کہ ہائے ہم کو کام کرنے کی بہت کم مدت ملی۔ ایک آدمی دن کے قریب کے قریب دنیا میں رہنا ملا۔

كَذَٰلِكَ نَقُفُّهُمْ زَيْرًا وَمَنَاسِكًا يَكْذِبُونَ  
(الفرط آیت ۲۶)

ترجمہ: جس دن اسے دیکھ لیں گے تو یہی سمجھیں گے کہ دنیا میں گویا ایک شام یا اس کی صبح تھہرے تھے۔

## لہذا

اس موقع کو غنیمت جانتا چاہئے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ دوبارہ دنیا میں آنا نصیب نہ ہوگا۔ پھر مملکت نہ ملے گی سوچو اور اس چار روزہ زندگی سے آخرت کا کام بنا لو۔

## قیامت کے دن گنہگار کی پریشانی

وَيَذَرُكَمُ السَّاعَةُ يَتَسَاءَلُونَ  
مَالَهُمْ غَيْرُ سَاعَةٍ وَكَذَٰلِكَ كَانُ الْأَمْرُ  
(الفرط آیت ۲۷)

ترجمہ: ایک سلا پر

میں سمجھ لیتے تو کبھی اس متاع فانی پر مغرور ہو کر انجام سے غافل نہ ہوتے۔ اور وہ گستاخوں اور شرابیوں نہ کرتے جن کا دنیا کی زائل و فانی لذتوں میں پڑ کر انکتاب کیا۔

یعنی دنیا میں تو تین ہی کا پورا نتیجہ نہیں ملتا۔ اگر اس زندگی کے بعد دوسری زندگی نہ ہو تو گویا یہ سب کا رخنا نہ محض کھیل تماشا اور بے نتیجہ تھا۔ سوئی تعالیٰ کی جانب اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی نسبت ایسا ریک نیال کیا جائے۔

## نیل جی کا وقت ضائع کرنے پر افسوس

وَيَذَرُكَمُ السَّاعَةُ يَتَسَاءَلُونَ  
مَالَهُمْ غَيْرُ سَاعَةٍ وَكَذَٰلِكَ كَانُ الْأَمْرُ  
(الفرط آیت ۲۷)

ترجمہ: اور جس دن انہیں چھ کرے گا گویا وہ نہیں رہے تھے گراہک گھڑی دن کی ایک دوسرے کو پتہ نہیں گئے۔  
بے شک خسارے میں رہے جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور راہ پائے والے نہ ہوئے۔

## یعنی

محشر کے ہولناک اہوال و حادثہ کو دیکھ کر ہر بھراک عیش و آرام اس پیش و اولم اس قدر حقیر و قلیل نظر آنے لگا گویا دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ تھیرے ہی نہ تھے اور افسوس کہیں گے کہ ساری عمر یہی فضول اور بیکار گزری۔ جیسے آدمی گھنٹہ دو گھنٹہ یوں ہی گپ شپ میں بیکار گزرا دینا ہے۔ نیز وہاں کی مزہر و گذار مصائب کو دیکھ کر خیال کریں گے کہ گویا دنیا میں کچھ مدت قائم ہی نہ ہوا جو یہ وقت آگیا۔ گھڑی دو گھڑی تھیرے اور یہاں آجپنے۔ کاش وہاں کی مدت قیام کچھ طویل ہوتی۔ تو یہ دن اس قدر جلد نہ دیکھنا پڑتا۔ بعض مفسرین نے کہا کہ بزرگ (تجربہ) میں شہرے کی مدت کو ایک گھڑی برابر سمجھیں گے۔ (واللہ اعلم)

حضرت مولانا عثمانی (م)

لہذا دو باتیں یہاں مذکور ہیں جو قیامت کے دن خسارے کا باعث ہوں گی۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جھٹلانا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی ہوئی ہدایت پر نہ چلنا۔

(الفرط آیت ۲۸)

تھا جو کہتے تھے اسے ہمارے رب ہم ایمان لاتے تو یہیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ اور تو بہت دیر کرتے دلا ہے۔ سو کرتے ان کی کہی اڑائی یہاں تک کہ انہوں نے تہیں میری یاد بھی بھلا دی اور تم بھٹی کرتے رہے۔

مگر تمہاری دل آزاری پر انہوں نے صبر کیا اور وہ کامیاب ہو گئے۔

إِنِّي بَخْلَشْتَهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا الْكُفْرَ  
هُمْ الْفَاقِرُونَ

(المؤمن آیت ۱۱)

ترجمہ: میں نے انہیں اُن کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے۔

## دور خیروں سے ایک سوال

پھر ان دور خیروں سے ایک سوال پوچھا جائے گا۔

فَلَمْ يَكُنْ يَشْفَعِي الْأَرْضِ عِدَّةَ سِنِينَ  
(المؤمن آیت ۱۱۲)

ترجمہ: فراتے کا تم زمین میں کتنے برس رہے؟

## اُن کا جواب

فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا دَعْوَةٌ نَكُونُ فَنُصَلِّي  
الْعَاقِبِينَ

(المؤمن آیت ۱۱۳)

ترجمہ: کہیں گے ایک دن یا اس سے بھی کم رہے ہیں۔ پس آپ گفتی کہنے والوں سے پوچھ لیں۔

## کاش

فَلَا إِن كُشْتُ لَآ خَلِيلًا لَّوْ كُنْ كُنْشُرُ  
تَعْمَلُونَ أَفَحَسِبْتُمْ أَن تُخَافُوا كُنْشُرُ  
أَكْثَرًا لَّيْسَ لَنَا دَعْوَةٌ نَكُونُ

(المؤمن آیت ۱۱۴-۱۱۵)

ترجمہ: فراتے کا تم اس میں بہت نہیں تشوہی رہے ہو۔ کاش کہ تم سمجھ لیتے۔ سو کیا تم نے خیال کرتے ہو کہ ہم نے نہیں نکال پیدایا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے۔

عاشی حضرت مولانا عثمانی (م)

یعنی دھتھی دنیا کی عمر تھوڑی ہی تھی۔

## لیکن

اگر بات کو پیچیدوں نے کہنے سے دنیا



عورتوں کا صفحہ

نبی رحمت اور صحرائے عسکریاں

ماسٹر محمد امین بورسٹل جیل لاہور

حاضر ہوئے۔ ام حکیم نے عرض کی یا رسول اللہ  
 عکرمہ آگیا ہے۔ حضرت نے فرمایا بلاؤ جب عکرمہ  
 حاضر ہوا تو اسے گلے لگا لیا اور فرمایا: حجا! یا  
 راکب المابجر عکرمہ نے کہا ام حکیم تم کی ہیں آیہ  
 نے مجھے ملاح کر دیا ہے حضرت نے فرمایا ہاں  
 تجھے صاف ہے۔ بس یہ سن کر عکرمہ کے دل کی  
 دنیا بدل گئی کیونکہ وہ صاف کی قطعاً امید نہیں  
 رکھتا تھا۔

مجھے معاف! جس نے کبھی آپ کو آرام سے بیٹھنے نہ دیا۔ جس نے پندرہ سال آپ کی خلافت کی نقل کے منصوبے بنائے غزیکہ میرے پوتوں میں کوئی ایسا بیتر نہ تھا جس سے آپ کے مقدس جسم کو مجروح کرنے کی کوشش نہ کی ہو میں نے مزید میں بھی آپ کو آرام نہ کرنے دیا اور لشکر کشی کرتا رہا۔ مجھ بیٹے پانچویں پریم کر! بس قدوس میں گر پڑا اور کلر شہادت چڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ سرِ عنایت سے چمکایا۔ اور مرے افعال ایک ایک کر کے سامنے آ رہے ہیں۔ اور دوسری طرف رحمت کا دریا بہہ رہا ہے اور کلیمہ زبان حال سے نکلا رہا تھا۔

صورتوں پر جو کہ عیسیٰ میرے  
 دریا دریا مگر ہے رحمت تیری  
 چنانچہ دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا  
 فرمائی۔ پھر عرض کی کہ چنانچہ دین کے خوف لڑ بہوں  
 اس سے دیکھا دین کے حق میں ہمد کروں گا۔ آپ  
 استغاثت فرمائی۔ دعا فرمائی۔ رسول پاک نے پھر  
 دعا فرمائی۔ جب مکرر دعا گیا تو کسی نے کہا  
 اِنَّ عَدُوَّكَ قَالَ۔ (اللہ کے دشمن کا بیٹا) آپ  
 نے سنا تو فرمایا۔ اِلَاٰہُكُمْ خَشَعَتْ کُفْرُکُمْ  
 اَلْحَاجَّاتُ۔ (خستہ کُفْر کی آلاؤں کا حاجت کا  
 سب سے بڑا اسلام میں جس سب سے بہترین  
 سب سے بڑا)

ملقین مرشد کامل

مصنفہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
نماز اشریف دسویں صدی ہجری القدریہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا کی ولادت سے ایک  
فیاضی شمار کے علم کا اس کتاب تصنیف کیا یہ ثلاث شریف تھیں  
اول وقت کے ثلاثی مضمون ایک برگزدہ انسان کی ثلاثی  
مندی تصنیف ہے علم و عرفان کا ایک سند ہے اس کتاب  
کو خود پڑھے، اپنے بچوں کو اس کتاب کے پڑھنے کی تلقین کیے  
یقین مانے کہ اسے اس کتاب شاید ہی سمجھی ہو۔

ضمائم ۶۸ صفحہ مضبوط جلد خوبصورت گریڈ ۵ قیمت ۳۶۵ روپے  
علاوہ محصول ڈاک

عکرم فتح کے دن بھی باز نہ آیا اور حضرت  
خلیفہؓ کے دستہ پر حملہ کر دیا۔ عکرم اپنے  
باپ کی طرح نہایت ہی سنگ دل تھا چنانچہ  
اس کی سرکشی میں فتح تک کے دن بھی فرق  
نہ آیا بلکہ اہلستان کے ایمان لانے کو اپنی  
قوم سے فساد پر محمول کیا۔ اسے بے نیت  
کہا اور حضرت سے نبیؐ درآ کر ہوا۔ حضرت خلیفہؓ  
عکرم کے بچا اور اس کی بیٹی کے ماموں  
تھے۔ چوتھی عکرم کی نگران پر بڑی قومیدان  
چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

اصرح کے بعد دریائے رکت سے کچھ  
کو محاف فریادیا تو اس جہن سلوک سے کچھ  
لگ ایمان لے آئے۔ عورتوں میں سے  
کمرہ کی بیوی اہم حکیم اور ایضاً ان کی بیوی  
مہندہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تو ام حکیم نے  
محسور سے کمرہ کی سفارش ان افغانہ میں کی  
یا رسول اللہؐ، کمرہ اپنے باپ کے قاتل  
کو اسلام کو شائع اور آپ کو قتل کرنے کے  
منصوبے کیا کرتا تھا۔ وہ اسلام کا بدترین  
دشمن تھا کہ بغیر غنیمت مند ہے۔ اور رسول دینی  
کی وجہ سے گریز کیا ہے۔ کہیں جھگ کیا ہے  
تلاش میں جاتی ہوں۔ اگر لے گیا تو کیا اسے  
جی انان لے جائے گی۔ محسور اگر کہنے فرمایا  
ہاں اس کو کبھی مٹائی ہے۔ محسور کی زبان  
میں اس کے لیے الفاظ سوسر کہ اس کو کھو کی ہوئی

کی انتہا نہ رہی۔ وہ شرمسار اور اباؤس آئی تھی۔ مگر ہنشا ہنشا اور بامداد واپس لوٹی۔ اچھو کھڑے سیدھا ساحل مندر پہنچا اور بین جانے کی ٹٹائی۔ کشتی میں بیٹھ کر تشریف ہی دور کیا تھا، کشتی طرفان میں گہری توسلمان مسافروں نے اندر ابھر کر آ کر لڑکھایا۔ مگر کھڑے نے اسے ڈھکی کا آواز نہ بلند کیا۔ ملاح نے کہا تو بھی۔ خدا کو مان لے۔ کھڑے نے جواب دیا کہ اگر خدا اور محمد کو مانا تو کونہ کو نہیں چھوڑتا۔ اسنے میں اس حکیم بھی ساحل پر آئیں اور کھڑے کو بلا کر کہا کہ میں بہترین انسان اور محمد بنی ہوتے سے تیری جان بخشی کا وعدہ کرے گی کہیں۔ کھڑے کو مانا کہ کمان تک نہ بچا۔ یہ سن کر وہ جاے میں پھولا اور سیلا دونوں واپس مڑ لوٹے اور دہار رسالت سے

ابوہل کی رسولِ وحشی توہیک مشہور بات ہے لیکن اس کا بیٹا عہدِ محمدی اسلامِ وحشی میں باپ سے کم نہیں۔ بلکہ کرم کی گہری بین کائنات بچانے ہوں یا با زاروں میں رسولِ پاکؐ پر آواز سے کہتے ہوں۔ علمہ بھی باپ کی طرح ہمیشہ پیش پیش رہتا۔ خانہ کعبہ کے اندر رسولِ پاکؐ پر اونٹ کی اوجھری ڈالنی ہو یا آنحضرتؐ کی گردن مبارک میں کپڑا مڑنا ہو ہر شہادت میں علمہ اپنے باپ کے ساتھ برابر کا شریک رہتا تھا۔ آنحضرتؐ عمر کو رسولِ پاکؐ قتل پر آمادہ تھا۔ انہوں نے ہجرت کے بعد حضورؐ کا مبارک لانے کی عمر ہو۔ اونٹوں کا انعام مقرر کرنے والے بھی ابھی باپ بیٹا تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف اٹھانے اور قریش کو غیرت دلا کر دینے کا ناز رکھنے میں بھی ابوہل اور علمہ دونوں کا دخل تھا۔ گھاگ ابوہل اگر سازشی زیادہ تھا تو علمہ ہر سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر وقت شہسیر کھٹ رہتا۔ حتیٰ کہ رسول اللہؐ کو حکمِ خداوندی سے ہجرت کرنا پڑی۔ دراصل جب کہ محرم اور ربیع الثانی تو ابوہل کا اور ربیع الاول اور علمہ کے نام سے تھے۔ ابوہل کے مرنے کے بعد ہی علمہؓ اہلسفیان کا دستِ راست بنا۔

[illegible]

مکتبہ شوق حلقہ نمبر ۶ لاہور

# اسوہ حسنہ رسول کریم کی بے پایاں سعیتیں

پیغامِ نبوت کے بنیادی اصول و احکامات  
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی کا بصیرت افروز خطاب

قرآن میں حکیم الاسلام حضرت مولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ دارالعلوم دیوبند کی اس بصیرت افروز تقریر کا خلاصہ دیتے نظر میں کیا جا رہا ہے۔ جو حضرت مصروف نے ۱۸ اکتوبر شب کے جلسہ سیرت منعقدہ اردو پارک دہلی میں ارشاد فرمائی۔ جہاں اللہ جبار

سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان اور اس کا احاطہ کسی ایک انسان کے بس کی بات ہے نہ کوئی ایک عمر بھی اس کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ مختصر الفاظ میں ام المؤمنین صدیقہ عاقبہ نے خود یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حضور کی سیرت اگر ڈھونڈنا چاہتے ہو تو وہ قرآن حکیم ہے۔ مہر دو عالم اس داریانی سے رخصت ہو چکے۔ لیکن ان کا اسوہ حسنہ قرآن حکیم کے روشن و تابناک نقوش کی شکل میں کج بھی موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔ اب قرآن حکیم کی تفسیر اس کے معانی و مطالبہ اس کے مضامین و معارف کا ہی اندازہ کرنا ہو

تو اس بحرِ بے کلاہ کی مستون کو یوں محسوس کیجئے کہ چودہ سو برس کی مدت میں اصحاب علم و فکر نے بے اندازہ بے شمار کتابیں تصنیف کیں اور قرآن حکیم کے مطالبہ اور قرآن پر اس قدر کام کیا ہے کہ حساب و کتاب میں اس کا احاطہ بھی ناممکن ہے۔ سوانح کی چودہ سو برس کی تاریخ میں صرف قرآن سیرت پر جتنا ذخیرہ تیار کیا گیا اس کا کیا ہی کوئی اندازہ کر سکتا ہے۔ انڈس اور خطبہ ہیروت و استنبول، فارہ، بغداد کے عظیم الشان کتب خانوں میں کتنے عظیم ذخیرہ قرآن و حدیث کے معارف و مباحث پر محفوظ ہوئے۔ اور خود ہندوستان و پاکستان میں کلکتہ، پٹنہ، دہلی، لاہور، کھنڈوا، علی گڑھ، بمبئی

اور حیدر آباد، آج بھی ہر اسلاف کے علمی ذخیروں میں کتنا عظیم الشان سرمایہ صرف اسی عنوان پر ہوتا رہا ہے اور آج تک جمع ہے۔ اس تمام سرمایہ اور ذخیرہ کو نظر میں رکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ چودہ سو برس کی مسلسل کاوش و فکر کے بعد بھی قرآن حکیم کے معارف اور اسوہ حسنہ کے فضائل و برکات انسانی فکر و ذہن کے احاطے میں نہیں آسکے اور اس بحرِ بے کلاہ کی مستون کا اندازہ آج بھی پورا نہیں ہو سکتا۔

قرآن میں حکیم الاسلام حضرت مولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ دارالعلوم دیوبند کی اس بصیرت افروز تقریر کا خلاصہ دیتے نظر میں کیا جا رہا ہے۔ جو حضرت مصروف نے ۱۸ اکتوبر شب کے جلسہ سیرت منعقدہ اردو پارک دہلی میں ارشاد فرمائی۔ جہاں اللہ جبار سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان اور اس کا احاطہ کسی ایک انسان کے بس کی بات ہے نہ کوئی ایک عمر بھی اس کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ مختصر الفاظ میں ام المؤمنین صدیقہ عاقبہ نے خود یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حضور کی سیرت اگر ڈھونڈنا چاہتے ہو تو وہ قرآن حکیم ہے۔ مہر دو عالم اس داریانی سے رخصت ہو چکے۔ لیکن ان کا اسوہ حسنہ قرآن حکیم کے روشن و تابناک نقوش کی شکل میں کج بھی موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہے گا۔ اب قرآن حکیم کی تفسیر اس کے معانی و مطالبہ اس کے مضامین و معارف کا ہی اندازہ کرنا ہو

ہے صرف جہالت کے سانچے کسی رسم کو پورا کر لینے سے کام نہیں چل سکتا۔

دوسرا اہم عنصر جو اسلامی دعوت اور سیرت پاک کا غیر ہے اعتدال اور مابین زدوی ہے۔ اسلام و حقیقت اسی نظام حیات اور دستور العمل کا نام ہے جو زندگی کی ہر راہ میں ہر مؤثر پر ہر محالہ میں افراط و تفریط سے بچ کر صحیح اعتدال کی راہ دکھاتا ہے۔ سعادت

ہمیں یا معاملات۔ قرآن ہو یا کردار۔ انفرادیت ہو یا اجتماعیت، جنگ ہو یا صلح، غرض ہر موقع پر سلامت روی اور توازن کی راہ ہے۔ اور اسوہ حسنہ کے تابناک نقوش نے ہمیں عملی زندگی میں ان کے روشن نمونے دیے ہیں۔ یہی توازن اور اعتدال وہ رہنما ہے جو اسلامی پیغام کا بنیادی ستون ہے۔

تیسرا اہم معاملہ وصفت جو ہمیں سرکار دو عالم کی مثالی اور مبارک زندگی میں بہت صاف اور نکھر جوتا نظر آتا ہے جو دو سنا یا قیام و نظر اور فکر و ذہن کی وسعت و فراخی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تائید ہیں کہ مکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اجود، من الرحیم المرسل سرور دو عالم نہ صرف یہ کہ اپنے ہاتھ کے بہت کشادہ اور سخی تھے بلکہ ہر گفتار اور ہر معاملہ میں ان کے دل و دماغ کی وسعت اور بڑائی صاف جھلکتی تھی۔ پوری سیرت مبارک میں ایک نمونہ عملی واقعہ بھی نہیں مل سکتا، جہاں ایک دلی یا تنگ نظری کی پرچہ میں بھی نظر آسکے۔

چوتھی صفت عنف و خشش ہے جو سیرت مقدسہ کے ہر صفی اور ہر سطر کا ایک روشن نشان ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف مراحل میں سر بلندی اور کامیابی حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر خشش و درگزر کا جذبہ درمیان سے ہٹ جائے۔ اس کا رخا نہ مست و بود کو مستون اپنے سروں پر اٹھائے ہوئے ہیں ان میں رحم کرم کا مادہ خود ایک مستقل ستون ہے اور اس وصف کا سب سے بڑا نشان اور سب سے مکمل نمونہ رحمة اللعالمین سرکار دو عالم کی ذات اقدس تھی۔ و اوقات اور شاخوں سے پوری سیرت پاک ہمیں پوری ہے۔

نظروں میں یہی چار اوصاف کمال ہیں جو کہ اسوہ رسول کے بنیادی اجزاء یا عناصر ترکیبی کا حاکم ہو سکتا ہے اور ان کی ہی شرح و تفصیل ہے جو سیرت پاک کی شکل میں ایک بہترین نسخہ ہدایت بن کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ حضور نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں خود (دینی ملاحظہ)

اسوہ حسنہ کی پوری تصویر اگر سامنے رکھی جائے تو سب سے پہلی حقیقت یہ سامنے آتی ہے کہ اس کی بنیاد علم و معرفت پر ہے کسی رسم کی تقلید کسی رواج کی اندھی تقلید اور محض پرانی لکھنوں سے وابستگی سے اسلامی دعوت کا کوئی تعلق نہیں۔ اسلام نے دنیا کے سامنے خود کو علم اور بصیرت کی راہوں سے پیش کیا ہے اور اس کی تمام تعلیم اور پورا پیغام بصیرت و معرفت کا خزانہ ہے۔ اس نے نہ کسی تقلید اور جاہلانہ پیروی کو صاف فطرت میں رد کیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ اسلام دنیا کے سامنے جو دعوت پیش کر رہا ہے وہ سب سے پہلے انسانی فکر و نظر کی طالب ہے۔

علی صبیحہ انا و من اتبعنی والذین اذنا و ذکرنا یا ایہا الذین امنوا اتبعوا علیہا صراطا و منہ فیہ صراط کے مباحث میں داخل کرنا ہر تو کچھ خاص رسوم یا کسی خاص شکل کو اپنا کر وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سب سے پہلے اُسے توبہ الہی اور توبہ کا اقرار کرنا پڑے گا اور دل و دماغ سے ایک خاص علمی اور نظری اصول کو اپنانا ہوگا۔ اس کے لئے علم و فکر کی ضرورت

## ساعتے با اولیاء۔

# گدڑی میں لعل

اقبال احمد اعظمی

مذہب کی گمبیر کی ایک رات ہے  
یوں تو پردہ رعب ہی راتوں کے سلسلے میں بڑا  
خوش موسم واقع ہوا ہے۔ پھر شام اور اس  
کی ہماریں اور اس پر یہ اسباب حریب و  
نرشت عجیب لطف پیدا کرتے ہیں۔ لوگ  
جوت در جوت مسجد میں آتے اور سخن میں جمع  
ہوتے جا رہے ہیں۔ کوئی اچی پہنچا ہے اور  
وضو کے لئے حوض کی طرف بڑھ رہا ہے۔ کوئی  
وضو کر چکا ہے اور درس کی مجلسوں میں شریک  
ہو گیا ہے۔ کچھ لوگ ذکر الہی میں مستغرق ہیں  
تو کچھ روتے، گڑگڑاتے اپنی خطایں معاف کرنا  
رہے ہیں۔ یہ صرت عبادت عاری ہی نہیں ہے  
یاں جہتیں بھی استوار ہوتی ہیں۔ صرب آپس  
میں ایک دوسرے سے ملتے اور اخوت  
اسلامی کے رشتے کو مضبوط کرتے ہیں۔

ایک طرف یہ مناظر ہیں اور دوسری  
طرف قہر زین العابدین کے پاس ایک  
شخص خاموش بیٹھا ہوا ہے، اس کی صورت  
فیوض علی ہے۔ کپڑے پچھے ہونے اور  
غریب الوطنی کے آثار پوری طرح نمایاں  
ہیں، وہ ہر چیز کو اپنی نظروں سے دیکھ  
رہا ہے۔ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتا ہے  
تو کبھی مسجد کے منارہ میں محو ہو جاتا ہے  
وہ جامع اقصیٰ کے مضبوط دروازوں اور  
اس کے سر بلند مناروں سے اس کی تاریخ  
پڑھ رہا ہے، اسے مسجد کے جمال اور اس  
کے جگ دار پتھروں میں خلائد ابوعبیدہ، ولید  
و عمر بن عبد العزیز اور نور الدین و صلاح الدین  
کے چہرے دکھائی دے رہے ہیں اور انہیں  
دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہے اور دل  
ہی دل میں اپنی عظمت کی ان ساری

یادگاروں پر فخر کرتا جا رہا ہے۔ کہ ایک  
ایک دیہاتی باہر سے ایک سوال لے کر  
مسجد کے اندر داخل ہوتا ہے اور مفتیوں  
کے حلقے میں پہنچ کر اپنا سوال پیش کر دیتا  
ہے، سوال شاید اہم ہے۔ مفتیان کلام کے  
پاس اس کا حل نہیں۔ پھر فقہاء و محدثین کے  
حلقوں کا چکر لگاتا ہے اور وہاں سے بھی  
اس کو جواب نہیں ملتا۔ آخر مالوس ہو کر  
واپس کا اڑدہ کر لیتا ہے۔

پندرہویں فقیر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔  
اسے علماء و فقہاء پر تعجب ہو رہا تھا، اسے  
کوئی نہیں جانتا تھا لیکن وہ علم کا پھر حوالہ  
تھا، یہ چیز اس پر شاق تھی کہ ایک شخص  
دین کی پیاس لے کر آئے اور دنیا سا بی  
قرت جاتے، سانک کو بلایا اور کہا.....  
جانی! ذرا ہمیں بھی اپنا سوال بتاؤ، شاید  
اللہ تعالیٰ کوئی جواب سمجھا دے اور تمہارا  
مسئلہ حل ہو جائے۔

دیہاتی قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور بلند  
آواز سے کہنے لگا۔ ”ذرا اس بچے کو دیکھئے  
جس مسئلہ میں وقت کے بڑے بڑے مفتی  
اور فقیہ و محدث عاجز رہ گئے یہ اس کا  
جواب دینے آیا ہے۔“

لوگ اس کی آواز پر بڑھے، کچھ لوگوں  
نے کہا۔ چھوڑو بھی، اس سے کہاں الجھ  
گئے جانا یا کام

کہ ”وہ دوسروں نے کہا  
تجانی صرح ہی کیا  
ہے ان کے سامنے  
بھی ذکر کر دو مگر  
ہے ان کے پاس

اس کا صحیح جواب موجود ہو، البتہ مستحکم  
کلام سے اس کے بعد بھی استغواب ضرور  
کرالینا..... بات یہیں تک پہنچی تھی کہ  
مردی نے مسجد کے بلند منار سے اللہ اکبر  
اللہ اکبر کی صدا سے اذان شروع کر دی۔  
لوگ خاموش ہو گئے، قراء و مدرّسین  
کی آوازیں بند، فاذکرین کی صدائیں اور  
اہل دل کے گہرے رگ گئے وہ بڑبڑاتے  
اس مقدس پکار کو بڑے اشتیاق سے  
اور کان لگا کر سنتے اور لیک کہتے جا  
رہے ہیں جیسے مناروں کی یہ آواز انہیں  
آسمان سے آتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے جس  
میں وحی کا رعب و خیال اور ایمان کا  
جمال ہے۔

اذان ختم ہوئی، لوگ مل کر صفوں میں  
شانہ لٹا دھکے ہو گئے۔ فقیر بھی ساتھ  
کھڑ ہو گیا۔ اور امام نے اللہ اکبر کہہ کر  
نماز شروع کر دی۔ اب یہ جمع ایک دوسرے  
عالم میں ہے اور گویا دنیا کی ہر چیز اس  
کے لئے فنا ہو گئی ہے۔ ”اللہ اکبر اللہ  
سب سے بڑا ہے، کا عظیم کلمہ ان سے  
جھجھوٹ جھجھوٹ کر کہہ رہا ہے، لے ہماری طرف  
اور صرف ہماری طرف دیکھو، دنیا کی طرف  
کیوں دیکھتے ہو، کیا تم اس کے دست نگر  
ہو، ہمیں وہ تمہاری دست نگر ہے کیونکہ  
تم ہمارے ہو اور دنیا ہماری ملک اور  
جناح!۔ نماز ختم ہوئی، دیہاتی ”فقیر“ کے پاس  
اٹھ کر گیا اور پورے گنوار میں سے گویا نوا  
کیا تم سمجھتے ہو کہ تم میرا جواب دے  
سکو گے۔ کیا تم اپنی پہلی بات پر قائم ہوو  
..... جی ہاں! میں اپنی بات پر پوری  
طرح قائم ہوں اور مجھے اللہ کی مدد پور

## مہتاب ڈرائی کلینرز

نزد مسجد خدام الدین پہلی چورنگی سائیکل آفیسر ہے۔  
ٹی دکان — اچھا کام — کم دام — وعدہ کی پابندی

ہر قسم کے پادریات کی دھلائی اچھے کاریگروں سے اعلیٰ بیاض پر  
کرائی جاتی ہے۔ انسان کی زینت بہترین پوشاک ہے۔ اور اچھی  
دھلائی لباس میں نفاست و دلکشی پیدا کرتی ہے۔ ایک دفعہ دیکھ لیں  
انشاء اللہ آپ ہماری خدمات کے مستحق ہو جائیں گے۔

المشت

مہتاب ڈرائی کلینرز پہلی چورنگی ٹاسم آباد کراچی

آندلس مسجد کی سب سے زیادہ مستند جامعہ اور محفوظ تالیف

# عبرت نامہ اندلس

تصنیف: پروفیسر انور احمد \* تصنیف: مولوی عزت اللہ

مقبولہ ایڈمی ۳ لے۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

مقبولہ ایڈمی ۳ لے۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

## بقیہ - چار روزہ زندگی

قَالَ الْكَلْبَانِ أَذُنَا الْعِلْمُ وَالْأُذُنَانِ كَلْبَانِ  
لَيْسَتْ فِي جَنَبِ اللَّهِ إِلَى سَيِّدِهِ الْبَقِيَّةُ فَلَا  
يُؤْمَرُ الْبَقِيَّةُ إِلَى كَلْبَانِ كَلْبَانِ لَا تَكْفُرُونَ

(الروم آیت ۵۵-۵۶)

ترجمہ اور پس دن قیامت قائم ہوگی  
گنہگار تین گناہیں گے کہ ہم ایک  
گنہگار سے زیادہ نہیں شہرے تھے۔  
اسی طرح وہ اٹھ جاتے تھے اور  
جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا  
انہیں گے کہ اللہ کی کتاب کے  
مطابق تم قیامت کا رہے ہو۔  
قیامت کا دن ہے۔ لیکن تمہیں  
اس کا یقین ہی نہ تھا۔

(حاشیہ حضرت مولانا عثمانی)

(مَا لَكُمْ خَوْفًا مِّنَ اللَّهِ) یعنی قریب دنیا  
میں رہنا۔ مگر علم ہوگا۔ جب مسیبت  
سری ہوگی تو فکر آنے کی کہیں گے کہ افسوس  
ہری جلدی دنیا کی اور بزرگ کی زندگی تمام  
ہو گئی۔ کچھ بھی مملکت نہ ملی جو دہائی دیر  
اور اس سلاطین الیم سے چل رہے۔  
دنیا میں کچھ زیادہ مدت ٹھہرنے کا موقع  
ملا تو اس دن کے لئے تیار کرے۔ یہ  
تو ایک مسیبت کی گھڑی سامنے آگئی۔  
(كَذَٰلِكَ كَفَّ الْأُذُنَانِ كَلْبَانِ) یعنی  
جیسے اس وقت یہ گناہ جھوٹ اور غلط ہوگا۔

اسی طرح سمجھ لو کہ دنیا میں بھی یہ لوگ غلط  
خیال سمجھتے اور اپنی باتیں کیا کرتے تھے۔  
(قَالَ الْكَلْبَانِ أَذُنَا الْعِلْمُ) یعنی مومنین  
اور ملائکہ اس وقت اُن کی تہذیب کریں گے  
کہ تم جھوٹ کہتے ہو یا دوسروں میں بڑے ہو  
جو کہتے ہو کہ قبر میں یا دنیا میں ایک اللہ  
سے زیادہ ٹھہرتا نہیں ہوتا۔ تم ٹھیک اللہ  
کے علم اور اُس کی خبر اور لوح محفوظ کے  
فرشتہ کے موافق قیامت کے دن تک ٹھہرے۔  
ایک منٹ کی بھی کمی نہیں ہوئی۔ آج میں وہ  
کے موافق وہ آہٹیا۔ اب وہ دیکھ لو  
جسے تم جانتے اور مانتے نہ تھے۔ اگر پہلے  
اس دن کا یقین کرتے تو تیار ہو کر آتے  
اور ایمان کی مہر میں دیکھ کر کہ اس  
دن کے آنے میں بہت دیر لگی۔ بڑے اظہار  
اور اشتیاق سے بعد آیا۔ جبکہ کہ مومنین  
سمجھتے ہیں۔

## دُعا

رَبَّنَا آتِنَا مَوْعِدَنَا دُعَانَا دُعَى الْمَرْجُوِّ  
بِأَمْرٍ

بے اختیار پڑھے، دست بوسی کی اور آداب  
و سلام کے بعد اس کی حاضری کا وعدہ کیے چلے  
گئے۔

یہ الواحد الغازی بندو کے شیخ الاسلام  
تھے، عزت و جاہ کا کیا کہنا؛ مسلمانوں کے پیشوا  
اور مرجع خلائق تھے، اسلامی حکومت کا کوئی  
اہم دینی کام آپ کے مشورہ کے بغیر نہیں  
ہوتا تھا، خلیفہ وقت بھی آپ کے حضور گھٹنے  
ٹیک دیتا، ہر وقت سینکڑوں طالب علم  
آپ کے درس میں شریک ہوتے اور درس  
و تدریس کا بازار گرم رہتا۔ علم و فضل میں  
ایک دنیا آپ سے مرعوب تھی، اس  
وقت کا کوٹا ایسا راجہ خن تھا جس پر آپ  
عمور نہ رکھتے ہوں۔ فقہ و فقیر، عقائد کلام  
تو فری فزون تھے۔ دنیائی فن لفظ جو  
اس وقت پورے عروج پر تھا اس پر انہیں  
اس درجہ غور تھا اور اس میں وہ شکے پیدا  
نہرتے تھے جو اسلحہ کو مشکل ہی سے فکر  
آتے۔ اس فن پر توجہ کی تو کہیں سے کہیں  
پہنچا دیا، نظریں پھیریں تو پھر جویں بلا کر  
پتی دم لیا اور ساری ممتا کو اس طرح نازل  
کر دیا کہ پھر ہزار کوششوں کے بعد بھی اپنی  
پہلی حالت پر نہ آسکی۔ علم و فضل کے ساتھ  
عزت و شہرت اور جاہ و مال سے مالا مال  
تھے، لیکن ایک جوہر تھا جسے وہ اپنے اندر  
مفتقد و پائے تھے، وہ تھا درستی اور سبکدوشی  
قلب! اور شاید وہ ان سب لوازم کے ساتھ  
جمع نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ جہر تو فخر و مسکنیت  
یہ سروسانی اور اللہ کا ہو رہے۔ اس کی  
راہ میں جھک جاتے، سب کچھ کھو دے اور  
دینے ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

کھوئے کھوئے سے رہنے لگے بالآخر منہ  
جاہ چھوڑا دیوان وار نکل پڑے، دشت دشت  
کی خاک چھاتی، مشتیں برداشت کیں، پھر  
دشت پنج کہ مسماطیہ کی خانقاہ میں وہ گھر  
مراہ لی گئی۔ ایک زمانہ گزر گیا۔ کوئی آپ کو  
پہچان نہیں سکا اور اسی میں آپ کو سکون تھا  
لوری قویہ اپنے پروردگار کی طوفان تھی اور اُس  
لیکن ایک دن جب راز کھل گیا اور دشت  
کی فیلاویں جانے کا خطرہ اُٹھانے لگا  
تو پھر اگلے دن کی صبح آنے سے پہلے ہی  
وہ دشت کو خیر باد کہہ چکے تھے۔ رحمۃ اللہ  
رحمۃ واسعۃ

(رحلۃ ابن بطوطہ، مقامات الشافعیۃ، لکھنؤ، علی  
فی حصن الاموی الاستاذ علی المظاہری)

بھروسہ ہے۔ "فقیر" نے کہا۔ سائل نے اپنا سوال  
رکھا اور "فقیر" نے کسی غور و تامل کے بغیر اس  
کا جواب دیا اور فوراً دروازہ سے باہر نکل  
گیا۔ لوگوں نے دیکھا تو گھبرایا اور اس سے  
پوچھنا چاہا لیکن اس نے اس وقت تک  
ایک حرف بتانے سے انکار کر دیا۔ جب  
تک وہ فقیروں سے استغواب نہ کرے۔  
وہ گیا اور پھر لوٹ کر لوگوں سے کہنا  
شروع کیا۔ اس فقیر کو تو آپ لوگوں نے  
دیکھ لیا ہے اس نے میرے سوال کا بالکل  
صحیح جواب دیا۔  
لوگ اس کا مذاق اڑانے لگے، لیکن  
جب اس نے فقیر کا جواب سنایا تو لوگوں  
کی سیرت کی انتہا نہ رہی، جسے معلوم تھا کہ  
گدڑی میں لعل چھپا تھا، اب انہیں اس کے  
پائے کا شوق پیدا ہوا۔ ہجرت ہے اس  
علم و فضل کے ساتھ یہ پناگندہ حال یا  
اس پناگندہ حال کے ساتھ یہ فضل و کمال!  
یہ فقیر کون ہے؟ افسوس ہم نے اس  
شخص کو نہیں پہچانا، یقیناً وہ کوئی صاحب  
کمال ہے۔ بیشک وہ وہ اللہ کی نشانیوں میں  
سے ایک نشانی ہے، وہ اللہ کی کشتی  
فقر کی بندی اور تواریخ کی غلٹ دھالنے  
آیا تھا،۔ چلو اسے تلاش کریں، پائے کی  
کوشش کریں۔۔۔ لوگ آپس میں ایک دوسرے  
سے کہنے لگے۔ مگر وہ چلا گیا۔ کیا کوئی اس  
کا پتہ جانتا ہے؟

..... ہی ہاں! ایک شخص نے کہا۔  
ایک عرصہ تک میں نے دیکھا کہ وہ ایک  
خانقاہ مسماطیہ کے دروازہ پر بیٹھا رہتا  
اور خانقاہ کا حاکم اور اس کی نالیان صاف  
کیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اہل خانقاہ نے اسے  
اجازت دے دی اور اندر بلا لیا۔ پھر مجھ  
نے اسے جب بھی دیکھا نماز و ذکر میں مشغول  
ہی پایا۔

لوگ خانقاہ میں پہنچے، فقیر وہاں موجود تھا،  
پوچھا: آپ کون ہیں؟

..... میں ایک انسان ہوں۔ فقیر نے  
جواب دیا۔

..... ہی تو ہم بھی جانتے ہیں، لیکن  
ہم آپ کو قسم دلاتے ہیں اور اللہ وعدہ  
لا شریک کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں،  
بتائیے آپ کا نام کیا ہے؟

..... "اللہ وانا الیہ راجعون" افسوس!  
تم نے قسم دلا دی۔ مجھے ابوحامد الغزالی  
کہتے ہیں..... "تجۃ الاسلام، تجۃ الاسلام  
فہرے گئے، لوگ زیارت و مصافحہ کے



طریقہ عمل

۷ عمل سے زندگی نبتی ہے جنت بھی جہنم بھی

عَزَّتْ عَلٰی

خطیب جامع مسجد

تمنگرانوالی لاہور

غنية الطالبين

مُتَوَحِّبِينَ

آدمی قیمت میں

محبوبہ محبتی سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

کی شہرہ آفاق

اطالبین مع فتوح الغیب مترجم

عربی اردو

دو جلدوں میں کامل، دوسرا ایڈیشن اصل قیمت ۴۹ روپے

صرف دو ماہ کے لئے رعلی قیمت ۱۲ روپے

پیشگی بھیج کر طلب کئے

شهر محرم ۱۱۰۰

رحمہ اللہ

پیس روی کراچی — فون (۵۳۷۸۹)

ابن ماجہ شریف

آدھی قیمت میں

حدیث کی مشہور و معروف کتاب سنن

۱۲ روپے

غایسی ۲ ماہ کے لئے ۴ روپے محصور لڑاک

جس کے روپیہ میں ۷ روپے پیسلی بیج لے کر آج

1970

مولانا قاری محمد الغفار

اعلى امام محمدى مسجد

ٹیمیری لائبریری کی سستی اور معیاری کتابیں

میری لائبریری کے زیرِ اہتمام معیاری اور قیمتی کتابوں کے سسٹم ایڈیشن یعنی طرزِ پراہل علم حضرت کتب خانوں فری  
یکریڈیشن روزمرہ سکولوں اور کالجوں کی لائبریریوں کے لیے مفید ثابت ہو سکے ہیں۔

انگریزی موزنامہ ڈان کی رائے: "اگر ہم اب بھی کتابیں نہ خریدیں تو اس کا مطلب ہو گا کہ پڑھنا ہی نہیں چاہتے۔"

[illegible]

اپنے شہر کے ایجنٹ سے یا براہ راست  
 جو دوسری بشیر احمد مالک مکتبہ مہدی الری، عنایت آباد، کلکتہ

# حضرت سلیمان علیہ السلام

محمد حفظ الرحمن سیوہاری

## نسب

حضرت سلیمان (علیہ السلام) حضرت داؤد (علیہ السلام) کے صاحبزادے ہیں۔ اس نے ان کا نسب بھی یسودا کے واسطے سے حضرت یعقوب (اسرائیل) علیہ السلام تک پہنچاتا ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ قرآن نے بنت سبیل نام بتایا ہے لیکن اس طرح کہ وہ اقل اور زیادہ کی بیوی تھی۔ اور پھر داؤد علیہ السلام کی بیوی بنی اور حضرت سلیمان اس سے پیدا ہوئے۔ مگر اس قصہ کی لغویت بعض روایات سے واضح ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ نام بھی تاریخی حیثیت سے صحیح نہیں ہے۔

ابن ماجہ کی ایک حدیث میں صرف اس قدر منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سلیمان بن داؤد کی والدہ نے ایک مرتبہ سلیمان (علیہ السلام) کو یہ نصیحت فرمائی بیٹا! رات بھر نہ سوئے ربا کر اس لیے کہ رات کے اکثر حصہ کو نیند میں گزارنا انسان کو قیامت کے دن "اعمال خیر سے" متعلق بنا دیتا ہے۔

قرآن عزیز نے بھی صرف اسی قدر بتایا ہے کہ وہ حضرت یعقوب کے واسطے سے حضرت ابراہیم کی نسل سے ہیں۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيُحْيَىٰ كُلًّا مِّنْهُمَا جُودًا غَلِيظًا ۚ وَنَاثِلًا كَثِيرًا ۚ وَكَانَ فِي ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدُ وَسُلَيْمَانُ ۚ إِنَّهُمَا فِي الْأُولَىٰ

اور ہم نے اُن (ابراہیم) کو بخشے اِسحق و یحییٰ ہم نے ہر ایک کو جہایت دی اور فرح کو جہایت دی اِس (ابراہیم) سے پہلے اور اِس (ابراہیم) کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو جہایت دی۔  
وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيُحْيَىٰ مَن دُخِلَ فِي الْأُولَىٰ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان دیا۔

## قرآن عزیز اور ذکر سلیمان

قرآن عزیز میں حضرت سلیمان (علیہ السلام)

کا ذکر سولہ جگہ آیا ہے ان میں سے چند جگہ کچھ تفصیل کے ساتھ ذکر ہے اور اکثر جگہ مختصر طور پر اُن القابات اور فضائل و کرم کا ذکر ہے جو خدا کی جانب سے اُن پر اور اُن کے والد حضرت داؤد (علیہ السلام) پر نازل ہوتے رہے۔

## بچپن

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان (علیہ السلام) میں ذکاوت اور فضل مقدمات میں اصابت ملنے کا کمال فطرت ہی سے ودیعت کر دیا تھا۔ چنانچہ اُن کے بچپن کا وہ واقعہ اس کے لیے روشن برہان ہے جو حضرت داؤد کے واقعات کے ضمن میں قرآن عزیز سے نقل کیا جا چکا ہے۔ حضرت داؤد نے ان کے اس بچہ کو بچکانہ لیا تھا اس لئے بچپن ہی سے اُن کو امور ملک میں شریک کار رکھتے تھے خصوصاً فصل مقدمات میں اُن سے ضرور مشورہ فرمایا کرتے تھے۔

## وراثت داؤد

مذہبیں کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان سن رشد کو پہنچ چکے تھے کہ حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو نبوت اور حکومت دونوں میں داؤد (علیہ السلام) کا جانشین بنا دیا اور اس طرح نقصان نبوت کے ساتھ ساتھ اسرائیلی حکومت بھی اُن کے قبضہ میں آگئی۔ قرآن عزیز نے اسی جانشینی کو وراثت داؤد سے تعبیر کیا ہے۔

وَوَسَّيْنَا سُلَيْمَانَ دَاوُدَ (نمل)  
اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا۔  
ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہاں وراثت سے نبوت و سلطنت کی وراثت مراد ہے۔ ملی وراثت مراد نہیں ہے ورنہ حضرت داؤد کی اور بھی بہت سی اولاد تھی وہ بیکر محروم رہتی۔ نیز صحاح سترہ میں متعدد جلیل القدر

لے آیت و داؤد و سلیمان (آدیکمان فی الحوت) اذ فشت فیہ غمر القوم (الایہ) کی جانب ارشاد ہے۔

صحابہ سے یہ روایت منقول ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا فہو صدقۃ (الحیث)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم جاہلیت انبیاء کی وراثت مال کا سلسلہ نہیں چلتا اور ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔

یہ روایت صریح کرتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد اُن کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ وہ مساکین و فقراء کا حق اور خدا کے نام پر صدقہ ہے۔  
در اصل نبی کی فطرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ مال عیسوی حقیقت پر ان کی وراثت کا مستحب ہو۔ اس لئے کہ جن مسکینوں کا مقصد حیات تبتیح و ارشاد اور راہ خدا کی دعوت ہر وہ بیکر گوارا کر سکتی ہیں کہ علم و فیض پر ہر کے علاوہ ایک دینی شے ان کی وراثت قرار پائے۔ بلکہ برہنا، بشریت بغاوت کے لئے وہ جو کچھ مالی کی صورت میں رکھتے تھے پس مردن صرف خدا کی ملکیت ہو جانا چاہیے جو فقراء اور مساکین ہی کا حصہ ہو سکتا ہے نہ کہ اُس اور اور اعزہ ہستی کے نسل و خاندان کا۔

## نبوت

جن انبیاء کی صحیح تاریخ منقطع ہے اس سے اور قرآن عزیز کی بعض آیات کی صریح سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسیحی کو شرف نبوت سے سرفراز کرتا ہے اُس کو یہ منصب جلیل سن رشد کے بعد عطا فرماتا ہے تاکہ وہ دنیوی اسباب کے لحاظ سے بھی عمر طبعی کا وہ حصہ لے کر جس میں عقل و تجربہ عقلی اختیار کر لیتے ہیں اور اس حد پر پہنچ کر استعداد کے مطابق انسانوں کے قوائے فکری و عملی میں استواری اور استقامت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ سنت اللہ حضرت سلیمان کے حق میں بھی کارفرما رہی اور سن رشد کے بعد اُن کی حکومت و خلافت کے ساتھ ساتھ منصب نبوت بھی من جانب اللہ عطا ہوا۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَلِمًا تَقَرُّعًا ۖ وَتَنْذِيرًا ۚ مِّنْ قَبْلِ هَٰذَا بَعَثْنَا فِي الْأُمَمِ مِثْلَكَ خَلِيفَةً ۚ وَكَانَ فِي الْأُمَمِ

لے آیت و اذ فشت فیہ غمر القوم (الایہ) کی جانب ارشاد ہے۔

وَلَيْسَ هَؤُلَاءِ وَكَذَلِكَ (نساء)

بیشک ہم نے (اسے حرمی اللہ علیہ وسلم) تیری طرف دینی بیگی میں طرح ہم نے لوح کی جانب دینی بیگی اور اُس کے بعد دوسرے بیگیوں کی طرف دینی بیگی اور ابراہیم کی جانب ابراہیم کی بیگی کی طرف اور اُس کی اولاد کی جانب اور عیسیٰ کی اور ایوب کی اور یونس کی اور ابراہیم کی اور سیمان کی جانب دینی بیگی۔

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ مَا دُرِيْتَ (دارید)

اور داؤد و سلیمان، ہر ایک کو ہم نے حکومت دی اور علم (تہمت) دیا۔ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ دَاوُدَ وَهَيْمَانَ (حق) اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم (تہمت) کا علم دیا۔

### مخاص صلیمان

پھر حضرت داؤد کی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو بھی بعض خصوصیات اور امتیازات سے نوازا اور اپنی نعمتوں میں سے بعض ایسی نعمتیں عطا فرمائی جو ان کی زندگی مبارک کا غمزدہ امتیاز بنیں۔

### (۱) منطق الطیر

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان دونوں کو یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ وہ چند پرندہ کی بولیاں سمجھ لیتے تھے۔ اور دونوں بزرگوں کے لئے ان کی آوازیں ایک ناطق انسان کی گفتگو کی طرح تھیں۔ قرآن عزیز نے سلیمان (علیہ السلام) کے اس صفت کا اس طرح ذکر کیا ہے: وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا فَذَا كَانَا عَلَى الْكُرْسِيِّ جَاءَ الْمَلَكُ فَأَوْفَقَتْ عَلَيْهِمْ دَاوُدُ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَمِلَيْتُمْ كَفْعًا فَطَعِبُوا عَلَيْهِمْ فَغَوَّاهُمْ فَأَرْسَلْهُمْ فَمَنْ أَتَابَ لِحُكْمِ فَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذَٰلِكَ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (نمل)

اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو "علم" دیا اور ان دونوں نے کہا کہ اللہ کے لئے یہی دیا ہے جس نے اپنے بہت سے مومن بندوں پر ہم کو فضیلت عطا فرمائی اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور اس نے کہا کہ لوگو! ہم کو پرندوں کی بولیاں کا علم دیا گیا ہے اور ہم کو سچے سچے علم ہے۔ بیشک یہ خدا کا کھلا ہوا فضل ہے۔

اس مقام پر منطق الطیر کا جس اہمیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اُس کو پیش نظر رکھ کر یہ بات تو صحت ہو جاتی ہے کہ اس سے یہ ملو نہیں ہے کہ وہ اپنے قیاس و تخمین کے ذریعہ ان کی مختلف قسم کی آوازیں سے صرف اُن کے مقصد اور مراد کو سمجھ لیتے تھے اور اس سے زیادہ کچھ نہ تھا! اس لئے کہ قیاس و تخمین کا یہ درجہ تو یکطرفہ لوگوں کو حاصل ہے اور وہ پالتو جانوروں کی بھوک و پیاس کے وقت کی آواز، خوشی اور مسرت کی آواز، مالک کو تہنیت دیکھ کر اظہارِ مفاداری کی آواز، دشمن کو دیکھ کر خاص طرح سے پکارنے کی آواز کے درمیان بخوبی فرق سمجھتے اور ان کے ان مقاصد کو آسانی ادراک کر لیتے ہیں۔ نیز منطق الطیر سے وہ علم بھی مراد نہیں ہو سکتا جو عبد علی دور میں نمل و مہین کی راہ سے بعض جانوروں کی گفتگو کے سلسلہ میں ایجاد ہوا ہے اور جو زولوچی (Zooloogy) کا ایک شعبہ شمار ہے اور اُس کو علمِ ہرمتہ "تہمت" کہنا خود واضحین علم الحیوانات کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے علاوہ ازیں وہ ایک انکشافی فن ہے جو ہر شخص کو شعوری سی حمت کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت داؤد سلیمان کے اس علم کے لئے قرآن عزیز کو اس قدر اہم پروردہ بیان کی ضرورت نہیں تھی۔

قرآن عزیز نے جس انداز میں اس کا ذکر کیا اور حضرت سلیمان کے شکر کے اعجاز بیان کو نقل کیا ہے اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے لئے یہ ایسی عظیم الشان نعمت تھی جس کو نشان (بہرہ) کہا جاتا ہے اور وہ بے شمار پرندوں کی بولیاں، انسان ناطق کی گفتگو کی طرح سمجھتے تھے اور یقیناً ان کا یہ علم اسبابِ ربوبی سے بالاتر خاص قوانین قدرت کے فیضان کا نتیجہ تھا۔

لہذا عقل اس بارہ میں یہیں تک جا سکتی ہے کہ اس کے نزدیک یہ حوالے بات نہیں ہے کیونکہ اہمیت اور عقل دونوں کے لحاظ سے "ذلق" کے لیے صحت صحت کا ہونا کافی ہے اور اُس کے لئے انسانوں کی طہرہ کی گویائی ضروری نہیں ہے اور چند پرندہ کی بولیاں میں صحت اور صحت کا تشبہ و فراز دونوں موجود ہیں پس منطق الطیر ایسی بخشش اور مہبت تھی جس کو خدا کا نشان کہنا چاہیے اور جو ان ہی بیسی پاک ہستیوں کے لئے مخصوص ہے۔ بیشک ان کے اور ہمارے درمیان منطق الطیر کی تعمیر سے متعلق

اس پر تو اتفاق ہے کہ حضرت سلیمان اور حضرت داؤد حیوانات کی بولیاں جس طریقہ سے یقینی طور پر سمجھ لیا کرتے تھے وہ عام علمی تدبیر سے جدا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کو بطور نشان کے عطا ہوا تھا، البتہ اس کی تفصیل میں یہ فرق ہے کہ تانہ بنشادی کے نزدیک حیوانات کی بولیاں مختلف کیفیات کی صورت میں تخلیق کی مدد سے سمجھی جاتی ہیں اور اس کا لفظی درجہ کسب کے ذریعہ سے نہیں بلکہ مہبت الہی سے حاصل ہوتا ہے جو حضرت داؤد و سلیمان کو حاصل تھا اور ہمارے نزدیک دونوں اولوالعزم پیغمبر ان کی بولیاں اس طرح سمجھتے تھے جس طرح انسان کی گفتگو خواہ اس نے کہ یہ صحت بخیرہ تھا یا نہ کے ہاتھ پر دکھلایا گیا اور عام طور پر ان کی بولیاں محض مختلف کیفیات صحت سے پہنچی جاتی ہیں اور خواہ یہ ہو کہ حقیقتہً ان کی صحت بھی لفظ میں ایسا دیرینہ رہتی ہے جس سے وہ صحت صحت ایک دوسرے کو اپنا مقصد سمجھتے اور سمجھتے ہیں لیکن وہ انسانی لفظ سے بہت دور درجہ کا ہے۔ حضرت سلیمان اور ہر پرندہ کے مکالمہ کیوں انداز میں قرآن نے بیان کیا ہے وہ یہی توحید کی تائید کرتا ہے۔ (باقی)

### ماہنامہ التصدیق "ملک" کا اولیاء ولید نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے الصدیق کے یہ نمبر سال کا پہلا شمارہ اولیاء ولید نمبر شمارہ ہو چکا ہے جس میں ابن اولیاء و اکابر کا مختصر تذکرہ شائع کیا گیا ہے جو سرزمین ولید میں ہیں۔ اس کے علاوہ عربی عمدہ مضامین ہیں اس سال سے مدارس عربیہ کے لئے ۸ صفحات عربی مضامین کے لئے مخصوص رکھے گئے ہیں جس میں وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحان کے پرچے اور دیگر مختلف امتحانات کے اوراق شائع کے جایا کریں گے، تذکرات علماء کرام کو عربی تقریر و تحریر میں مدد سے اور سالانہ و ششماہی امتحان کے لئے تیاری کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔ اس نمبر میں بخاری شریف کے امتحان سالانہ کے سوالات کے ساتھ شائع کر دیئے گئے ہیں اور اس نمبر میں مسلم شریف، ترمذی، ابوداؤد و دیگر دوسری کتابوں کے سوالات شائع کئے جائیں گے۔

لاہور میں "الصدیق" نے کا پتہ: ادارہ اسلامیات مارکیٹ لاہور۔ چندہ سالانہ: پہلی پارک روپے ۸ صفحہ پر چھپ رہا ہے۔ (تبرکات زوار اور تہذیب کے لئے) ادارہ الصدیق لاہور (شعبہ) حیدر آباد، لاہور۔

عن ابي خنيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: كل من احب يميني على المأ والأك استحق حكمة ما بيننا وبينكم لا يارسل الله خاله حد ارك صاحب الدنيا لا يسلم من اللذنب ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ کیا کوئی ایسا ہے کہ پانی پر چلے اور اس کے پاؤں نہ بھگیں۔ عرض کیا گیا کہ حضرت ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اسی طرح دنیا دار گاہوں سے نہیں بچ سکتا۔

جس طرح کچرا صاف ستھرا نہیں رہ سکتا جو کچرا بھی پھینکا جائے گا۔ گردا گرد لگے گا۔ اسی طرح گناہوں سے صاف بنایا، علم السلوۃ والسلام کی ذات ہی بچ سکتی ہے اور کوئی نہیں بچ سکتا۔

نیک پریشے کو اگر مٹی جائے تو اُسے صابن سے دھو کر صاف کر لیا جاتا ہے۔ دھوئی اُسے بھی پر پڑھا کر استری کر کے پھر باطل ناک کر دیتا ہے۔ باطل اسی طرح گناہ کرنے کے بعد توبہ صابن کا کام کرتی ہے۔ چونکہ انسان اس دنیا میں گناہوں سے بچ نہیں سکتا اس لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی معافی اور آئندہ نیک کام کرنے کی دعا مانگتے رہنا چاہیے معاف اور پاک گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد کرے، شہنشاہی دہار

میں حاضر ہو کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کرے اور پھر گناہوں سے پاک حاصل کرے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے کچھ ذبح وقت ضرور لگانا چاہیے۔ اگر انسان یہ سچے وقت ملنے پر یا خود خدا کروں گا۔ توبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اس دنیا میں فراغت کسی کو نہیں ملتی اس غرضی کام کو کرنے کے لئے کچھ وقت نکالنا ہی چاہئے گا اپنے کام کو چھوڑنا ہی پڑے گا، کچھ قربانی کرنا پڑے گی۔ حضور علیہ السلوۃ والسلام باوجود کچھ مجھے بخاتے تھے لیکن پھر بھی اپنے پروردگار کا شکر ادا کر کے دربار میں راتوں کو جاگتے اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں گڑ گڑاتے اور ذکر اللہ میں وقت شامل رستے تھے۔ اس نسبت سے تو ہم کو اور بھی زیادہ خوف خدا ہونا چاہیے اور یاد الہی میں ہم تن مصروف رہنا چاہیے ہم اللہ تعالیٰ کی لاکھوں نعمتیں کھاتے ہیں، لیکن ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہیں کرتے۔ حضرت فرمایا کرتے تھے جن طرح دنیا کے

کاموں میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہو اسی طرح آخرت کے معاملے میں بڑھنے کی کوشش کرو اور اس کے متعلق ایک حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے معاملے میں اپنے سے چھوٹے کو دیکھو اور آخرت کے معاملے میں اپنے سے بڑے کو دیکھو یعنی یہ زحیال کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کاز کو بھی، اور دولت نہیں دی۔ بلکہ یہ دیکھو کہ فلاں آدمی کو ایک وقت کھانے کو نہیں ملا۔ اس کے بدن پر کچرا نہیں اور رہنے کے لئے چھوٹی ہی نہیں۔

دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر دیکھو کہ فلاں آدمی بیٹہ پڑھتا ہے، قرآن مجید پڑھتا ہے اور پڑھتا ہے۔ ذکر اللہ کرتے ہیں کرتا ہے، درود شریف پڑھتا ہے اور اس صفت پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں، مجھے اس سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئے۔

خاصہ یہ کہ مسلمانوں کو نیکیوں اور دین کے کاموں میں سبقت لے جانے کی ہر حال میں کوشش کرنی چاہیے اور اس پر شکر بخود ہی ہر حال میں بجا لانا چاہیے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ذکر کو قبول فرما کر نجات کا ذریعہ بنائے اور خاتمہ ایمان کامل پر فرمائے (آمین)

## اسکول ٹاٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹاٹ (MAT) خاص قیمت، بیغ، کس بیغ وغیرہ، مختلف ڈیزائن و پیکٹیشن مطلوبہ تیار کئے جاتے ہیں۔ ٹاٹ خریدتے وقت مندرجہ ذیل پتہ یاد رکھیں۔ حسب الطلب نمونہ جات ٹاٹ بھی ترغیب پیش کئے جاسکتے ہیں۔

قریشی سٹریٹنگ سپلائرز

۱۳۔ اے جھال روڈ منٹگری

## سہ ماہی خریدار متوجہ ہوں

تین ماہ کا چنڈہ بھیجنے والے صاحبان اپنے اپنے خریداری نمبر غور سے لٹ فرمائیں کیونکہ ہمارے خریداری نمبر غور کر کے نئے خریداری نمبر جاری کئے گئے ہیں (دیجی)

## جن کتب کے بغیر کوئی لائبریری مکمل نہیں ہو سکتی

۱۳۶۰	تفسیر کنز الدواعی	۵۵۰	مجموعہ توافقی مکتوبی	۱۲۶۰	تائیس ایٹیس اردو
۱۳۶۰	فتاویٰ الحدیث کامل	۴۲۰	امام احمد اردو	۱۲۶۰	امام احمد کی سبھی زندگی
۱۳۶۰	صحیح بخاری شریف مترجم اردو	۵۵۰	موطا امام محمد مترجم اردو	۸۶۰	فتاویٰ الحدیث عربی اردو و کتب
۱۳۶۰	صحیح بخاری شریف اردو	۲۲۰	مشناہ امام احمد مترجم اردو	۸۶۰	عمر فاروق علیہ السلام اول
۱۳۶۰	مشکوٰۃ شریف مترجم اردو	۲۲۰	کتاب الامام مترجم اردو	۸۶۰	عمر فاروق علیہ السلام دوم
۱۳۶۰	مشکوٰۃ شریف اردو	۱۴۰	ریاض الصالحین مترجم اردو	۳۶۰	ابو بکر صدیق علیہ السلام اول
۱۳۶۰	مذاہب الصالحین لایام نزلت	۶۰	زاد المعاد مترجم اردو	۳۶۰	دس بیس مسلمان محمد دوم
۱۳۶۰	مناہر حق	۵۰	تاریخ الاسلام کامل	۱۰۶۰	مطہرات کا انسائیکلو پیڈیا
۱۳۶۰	حجۃ الیاء مترجم اردو	۳۶۰	تاریخ الاسلام کامل لکھنؤی	۳۶۰	پیشے لیل میں جاو
۱۳۶۰	تختہ اشعار مشرق	۱۲۰	آئینہ حقیقت نامہ	۱۲۶۰	پیشہ لیل میں جاو
۱۳۶۰	مشاورۃ الامام مترجم اردو	۱۲۰	تجدید معاشیات اسلامیہ لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات
۱۳۶۰	امع المیسر اردو	۱۰۰	تجدید معاشیات لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات
۱۳۶۰	تذریع شریف کامل اردو	۱۴۰	تجدید معاشیات لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات
۱۳۶۰	موطا امام مالک مترجم اردو	۱۲۰	تجدید معاشیات لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات
۱۳۶۰	بلوغ الامام مترجم اردو	۸۶۰	تجدید معاشیات لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات
۱۳۶۰	شال ترمذی مترجم اردو	۸۶۰	تجدید معاشیات لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات
۱۳۶۰	صحن حسین مترجم اردو	۸۶۰	تجدید معاشیات لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات
۱۳۶۰	مقدمہ ابن عدون اردو	۱۲۰	تجدید معاشیات لکھنؤی	۹۰۲۵	تجدید معاشیات

مکتبہ تبیہ اسلام اندرون شیرالوالہ دروازہ لاہور



# تضمینِ نادرِ نعتِ قدسی

محمد اسحاق نادری نقشبندی اعلیٰ و کھاری ضلع ملتان

بر لب تشنہ لبان ساقی کوثرِ لقی رحم فرما کہ توئی فاسمِ عالیٰ جسی  
از عطائے تو سکون یافتہ ہر مضطرب سر جاسید کی مدنی اسبرنی  
دلِ حمالِ بذرِ لذتِ چرچوبِ خوش لقی

مذہبِ نیمِ ناطعاتِ افعالِ پیرس روزگارِ یم پریشاں تو بہ اعمالِ پیرس  
حالتِ زاریِ بینِ صورتِ احوالِ پیرس عاصیِ نیمِ نائی اعمالِ پیرس  
سوئے ماروئے شفاعتِ یکن ازبِ سببی

خاکِ گشتن سپرِ گدازِ رانم کردم آبادِ بیادِ تو دلِ ویرانم  
مصحفِ رونے تو آہِ مینِ ایمانم منِ بیدلِ بہ جمالِ تو عجب حیرانم  
اللہ اللہ چہ حالِ ستِ بدیں بولجی

نرا سبب آمدہ قرآن بہ زبانِ عربی

روزِ شب سوئے نرا باتِ مِراوگوں بارِ حصیاں چہ گزشتِ مینِ وقتِ سفر  
روزِ خوش چہ کنم نامہِ سیامِ یکسر چشمِ رحمتِ بکشار سوئے منِ اندازِ نظر  
اے قریشی لقی باشی و مطلبی

ذکرِ مِلادِ مبارک کہ بہرِ لوگ گذشت غلٹ کہ نرا تو گذشتِ خاکِ گذشت  
گفتنی نیست کیوں آچوں کیا گذشت شبِ معلیٰ عروجِ تارا فلکِ گذشت  
بقیامِ کہ رسیدی ز سببِ نبی

بسکہ تو فی عملِ نیست دلِ زارم از جنِ شفاعتِ بہرِ علاجیتِ منجِ ارم را  
اے کہ بزداتِ تو فقرست ہر عالم نسبتِ نیست بذاتِ تو بنی آدم را  
بتر از آدم و عالم تو چہ عالیٰ نسب

اے کہ تحقیق تو شد باعثِ تخلیقِ نام برہرِ عالمیاں فیضِ رسالتِ گشتہ دوم  
ابرنیسانِ کرم بہتِ عطا پاشِ عوام نخلِ لبانِ مدینہ ز تو سر سبزِ سلام  
زناں شدہ شمرہ آفاقِ شیریں لہجی

وائے جنتیم نیا چہ مگر راہِ نجات گشتہ گشتہ ز سببِ یکیتِ سیات  
نہرِ منزلِ توئی لایسے نہادِ ظلمات ماتہ نشہ نایم توئی آبِ حیات  
رحم فرما کہ زدی گزشتہ لہجی

ذاتِ الاریت بہ اخلاقِ محمد اعجاز دجہاں پیشِ ہماں تو فری گشتہ ممتاز  
بچلِ بلالِ حبشی یافتہ آنروں اعزاز بردیشِ توانا نہادِ بصدِ بحرِ ویناز  
رومی و طوسی و ہندی یمنی و حلی

از راہِ صدقِ صدا و درم بس غلم قلبِ من تیرہ تارِ یک عجب منتظم  
شہرِ نہایتِ تو یافتہ ام منتظم نسبتِ خودِ بگیتِ کرم دینِ منتظم  
ز انکہ نسبتِ بہرِ بگ کوئے تو شد بے لابی

اے کہ قرباںِ ہرچ پاکِ تھی و ابی شافعِ روزِ جزا حسدِ مختارِ نبی  
دارِ امینِ شفاعتِ ز تو ہر مضطرب سیدی انت چہی طیبِ قلبی  
آمدہ نادرِ قدسی پنے در مالِ طیبی

بقیہ — رحمۃ اللعالمین کی سیر

عرب کے لوگ شروع ہی سے بولنے کے متوالے تھے وہ ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے کرتے تھے۔ اس لئے انہیں عرب متبعین پر لانے کے لئے بڑی تدبیر اور حکمت کی ضرورت تھی۔ لیکن آپ نے بھی بہت نہ ہاری۔ اگرچہ قریش آپ کو اور دیگر مسلمانوں کو یہ بد تکلیف پہناتا تھے مگر آپ انہیں ہر روز فارغداشت کرتے اور اپنے ساتھیوں کو بھی صبر کی تلقین کرتے اور کبھی بھی منہ سے کلمہ تک نہ کرتے اور بلا تین کلمے جاتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے بہت سے لوگوں نے اسلام کا دین مضبوطی سے پکڑ لیا اور حضرت عمر جیسے باہادری مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ آپ نے اسلام کی خاطر کافروں سے کئی جنگیں لڑیں جن میں غزوہ احد، غزوہ خندق اور غزوہ بدر مشہور غزوات ہیں، جن کے بعد اسلام کی قوت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئی اور آپ لوگ پہلے سے بھی زیادہ مسلمان ہونے لگے اور

پڑھائے، حکم دیا، بتائیں آپ کی سمجھت میں  
تقریباً سترہ ٹانویں پڑھائیں۔ آخر دو شنبہ کے روز  
آپ برابر بارگشتی ملائی ہوئی تھی۔ سپر کے  
سات آیت کے سید مبارک میں ایک قسم کی  
گھٹکڑی شیش محسوس ہوئی۔ اتنے میں سید  
بے اور صلیحہ اکبر نے کان لگا کر سنا تو یہ  
لفظ ادا ہو رہے تھے۔ غدا اور غلاموں سے  
بھی بڑا۔ اور پھر اسی دن بھڑکھا کہ  
انگلی سے اشارہ کیا اور میں بھڑکنا سبیل  
الرفیق علی" اب جوت وہی اعلیٰ رتلی اضر  
نہ تائی درکار ہے۔ اور یہ کہتے کہ روح  
قدس عالم اعلیٰ میں پہنچی تھی۔ آپ کی وفات  
خبر سن کر مدینہ کی گلیوں میں صیغہ نام  
گئی تھی اور مسلمانوں کو گویا پانی دینا ضرر نظر  
پڑ گیا۔ مگر صلیحہ اکبر نے سب مسلمانوں کو  
ٹھاکا اور انہیں تسلی دی۔ سد شنبہ کے روز  
آپ کی تجیز و تکفین ہوئی اور اسی جگہ جہاں  
آپ نے وفات پائی تھی سپرد خاک ہوئے  
یہ جگہ آج تک روضہ بزرگی کے نام سے موسوم

حبی صبا کا بصیرت افروز خطاب

ارشاد فرمایا: تَرَكْتُ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ اِنْ تَضْلُوا مَا  
تَمْسِكْتُمَا بِهَمَا۔

میں دو ایسی ذلتیں تھیں تمہارے لیے  
چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ (حماد و شہ) و ثقافت کے  
کے سبب و آذنیوں بھی تمہیں حراط مستقیم  
سے نہ ہٹا سکیں گی۔ جب تک تم ان کو مضبوط  
تھامے رہو گے۔ قرآن عظیم اور کلمہ حسہ۔  
دو ذلتیں تمہارے درمیان باقی چھوڑی گئی  
ہیں۔ صرف اس لئے تمہیں کہہ رہی ہوں کہ  
ذکر کر لیا کریں۔ یا سن لیا کریں۔ بلکہ دعا ہے کہ  
کہ نہ صرف عقیدہ اور ایمان کی حد تک بلکہ  
اپنی پوری زندگی میں ان کو مضبوط تھامے رہیں  
ان ششائیں سچوں کو استغاثی میں لائیں اور  
ان کے فیوض و برکات سے بہرہ مند ہوں  
کہ یہی ان کی صحیح قدر و قیمت اور سچی عظمت  
مندی ہے۔

نماز کے فضائل و مناقب اور اس کے اسرار رموز کے بیان میں ایک دلکش، بہادب نظر اور تحقیقی کتاب

٦٠٠

مصنف قاضی محمد عطاء اللہ (نوٹ) تاجروں کے لئے خاص رعایت، محمود لاکہ بندہ فروری ۱۹۲۵ء  
مکتبہ اشینہ اسلام چوک وزیر خاں کوٹہ بوٹے شاہ لاہور

بقیہ - چار روزہ زندگی

أَن اجْعَلُوا بَيْنَ يَدَيْكُمْ قَامَنَا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا  
ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّعْ أَكْرَامُ  
رَبَّنَا إِنَّا أَمَّا وَعْدُ نَجَارٍ مُّسْلِكَ وَلَا تَخْذُلْنَا  
يَوْمَ الْفِتْنَةِ سَادِ نَكُ لَا تَخْلُفُ الْمِيعَادَ  
(آل عمران آیت ۱۹۳-۱۹۴)

(آل عمران آیت ۱۹۳-۱۹۴)

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم نے ایک  
پکارنے والے سے شہنشاہ جبرائیل لائے کو  
پکارتا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔  
سو ہم ایمان لے آئے۔ اے رب ہمارے  
اب ہمارے گناہ بخش دے۔ اور ہم  
تسے ہماری برائیاں دور کر دے اور  
ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دے۔  
اے رب ہمارے اور ہمیں جو کرتے  
ہم سے اپنے رسولوں کے ذریعے سے  
ودعہ کیا ہے۔ اور میں قیامت کے دن  
رسولاً کر۔ جب شکہ تو ودعہ کے  
غلات نہیں کرتا۔

(أَمِينَ يَا رَحِمَ الرَّحِيمِينَ)

”سیرت عثمان رضی“

کا دوسرا حصہ شہادت عثمان طبع ہو گیا  
مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری کی تازہ تصنیف،  
بیرت عثمان کا دوسرا حصہ شہادت عثمان طبع ہو  
گیا ہے۔ اس کا صفحہ سرورق رنگارنگ اور زیب  
تخت جلد پانچ روپیے علاوہ محض ڈاک۔

ملنے کا پتہ

دارالتصنيف في الاشاعت، ١٢٠١ هـ في شاه عالم مكره

مدرسہ تعلیم الفقہاء مرید حسن راولپنڈی کا

سالانہ مجلس

مدرسہ تعلیم القرآن مرثیہ حسن راوی لپٹی کا تیسرا  
سالانہ جلسہ مورخہ ۱۴۶۷ھ کو برپا ہوا جس میں حضرت مولانا  
میر باہو نے اندر چھ ذیل علماء خطاب فرمائیں گے۔

(۱) حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری خلیفہ مجاز

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب پیکر ال خلیفہ مجازہ

(۳) حضرت مولانا محمد الطیف صاحب جہلم۔

۱۹) پیرزادہ حضرت مولانا بہاؤ الحق قاسمی لاہور  
محافظ محمد دین خان صاحب

# رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ کی سیر

ذریعہ اشرف کائنات

پیش کش

کے سرور کر گئیں۔ جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں اب آپ کی پرورش آپ کے دادا عبدالطلب کرنے لگے جو اپنے ہرنہار پستے سے بے حد محبت کرتے تھے۔ دو سال کے بعد آپ کے دادا بھی جب کہ ان کی عمر ایک سو چالیس سال کے قریب تھی آپ کو اکیلا چھوڑ گئے۔ اب آپ کی سرپرستی کی سعادت آپ کے پاس سے چچا حضرت ابو طالب کے حصہ میں آئی۔ جو کہ آپ سے بیدار کرتے تھے۔ جہاں جاتے آپ کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ آپ بچپن ہی سے سنیدگی اور خاموشی کو پسند کرتے تھے۔ اور دیگر بچوں سے ہمیشہ الگ ہی آپ اپنے چچا کے ساتھ شام کے سفر پر روانہ ہوتے، جب شہر بصری پہنچے تو وہاں ایک عیسائی دایب بچہ جو کہ مذہبی لکڑوں کا ایک بہت بڑا علم تھا اس نے آپ کو دیکھا اور آپ کی ذات میں نزہت کی علامتیں پائیں تو اس نے آپ کے چچا حضرت ابوطالب کو مشورہ دیا کہ آپ اس بچے کی حفاظت کریں کیونکہ یہودی قوم نہایت سرکش ہے۔ خدا عزوجل وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ حضرت ابوطالب نے اس دایب کو مشورہ قبول کیا اور آپ کو دلوں سے ہی گھر واپس لے آئے۔ جب آپ کی عمر پچیس (۲۵) سال کی ہوئی تو آپ نے دوبارہ شام لا سفر کیا۔ آپ شروع ہی سے دیانتدار اور سچ بولنے والے تھے۔ اس لیے عرب کے لوگ آپ کو حاقم اور ایمان کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں کہ میں ایک مال دار خاتون خدیجہ نامی رہتی تھیں۔ جو کہ اپنا مال لوگوں کو بھرنی تجارت دیا کرتی تھیں۔ وہ آپ کی بیاداری و دیانتداری اور سچائی کی شہرت سن کر خاموش نہ

ہوئے آپ جانتے ہی ہیں کہ میں کے صدیق بادشاہ ابراہیم کو مرحوم سے یہ خواہش تھی کہ وہ عرب کے لوگوں کو خاندان کعبہ کے بجائے گرجا کی عبادت کرنے پر مجبور کرے کیونکہ اسے عیسائی مذہب پھیلانے کا بے حد شوق تھا۔ لیکن عرب کے لوگ اتنی جلدی اس کے قریب میں آئے والے نہ تھے اس لیے ایک دن ابراہیم نے حکم دیا کہ خاندان کعبہ کو گرا دو اور اس کام کو سرانجام دینے کے لیے مہلات خود کوئی ہزار دہائی لے کر کہ لا رنج کیا۔ لیکن چونکہ اللہ دتارک قتالی کو اپنے گھر (خاندان کعبہ) کی حفاظت مفید تھی۔ اس نے برہنہ ابراہیم کو میں داخل ہوا تو سمندر کی طوفان سے کئی چھوٹے چھوٹے بوندے بن کر پڑ گئے اور بتوں میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ٹکڑے نمودار ہوئے اور انہوں نے وہ ٹکڑے ابراہیم کے ٹکڑے پر برساتا شروع کر دیئے۔ جس سے سب شکر ابراہیم سمیت ہلک ہو گیا۔ یہ واقعہ مشہور میں دونوں ہوا تھا اور چونکہ ہستیوں کی مناسبت سے تھا اس لیے اس کا نام "واقعہ فیل" رکھا گیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد چارے پیارے نیم اس دنیا میں تشریف لائے؛ آپ قریش کے خاندان بنو ہاشم سے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام عبدالہ تھا جو آپ کی پیدائش سے چند ماہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ نامی تھا۔ عرب کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ وہ اپنے بچوں کو دیہات میں پرورش کے لئے بھیجا کرتے تھے۔ کیونکہ وہاں کی کھلی فضا تازہ و صحت ہرما میں ہی کہ ان کی صحت بھی اچھی رہتی تھی اور زبان میں وضاحت کے برابر بھی پیدا ہو جاتے تھے چنانچہ آپ کو بھی ایک نیک اور خوش اخلاق پاکیزہ بی بی خدیجہ کے سپرد کیا گیا۔ جس نے چار سال تک آپ کی پرورش کی اور بعد میں آ کر آپ کو اپنی والدہ

رہ گئیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ سے درحقیقت کی کہ آپ میرا مال لے کر کتب شام تک ایک پہاڑ لائیں۔ آپ نے اس کی درخواست کو منظور فرمایا۔ چنانچہ اس مال تجارت میں آپ کو بے حد نفع ہوا۔ جب واپس آئے پر آپ نے خدیجہ کو سب حساب کتاب دیا تو حضرت خدیجہ آپ کی اس دیانت داری، راست بازی اور سچائی سے بے حد متاثر ہوئیں، اور آپ سے شادی کرنے کی درخواست کی۔ جو آپ نے خوشی منظور فرمائی، اس وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی۔ حضرت خدیجہ آپ کی نہایت دتاردار ساتھی تھیں جب تک زندہ رہیں آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا اور آپ نہایت سخی اور خدا ترس خاتون تھیں۔ چارے پیارے نیم چونکہ شروع ہی سے الگ ٹھنک رہتے تھے ہادی سے اس لیے میں بھی عرب لوگوں کے ساتھ ان کے کیوں یا تہواروں میں شریک نہ ہوتے تھے۔ مگر اکثر آپ غار حرا جو کہ مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ دلوں جاتے اور خدا کی عبادت میں مشغول رہتے اور خدا سے اس منزلہ قزم کی دیانت کی دعا مانگتے۔ جب آپ کی عمر چالیس سال ہوئی تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت عطا کی اور حقوق تعالیٰ کی دیانت کرنے اور انہیں جوں کی بجا آئے ایک خدا کی عبادت کرنے کی طرف بلانے کا حکم دیا چنانچہ آپ نے اسلام کی تسمیہ دینا شروع کی۔ جو لوگوں میں سب سے پہلے بی بی حضرت خدیجہ بنت ابی طالب۔ رسول میں یعنی مردوں میں حضرت بلکہ ساری دنیا بچوں میں حضرت علیؑ اور غلاموں میں حضرت زیدؑ سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔

میں کے تیل سے جسے نواز

ملکین مومیل سٹو



اور ان کی جہانم کے لیے  
ایم اے و ایل اے (پیش کش)

پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹ ڈی ایجوکیشن لاہور

